



وَمَا آتَاكُم بِكِتَابٍ فَخُذُوهُ وَأَطِيعُوا أَمْرَ اللَّهِ وَأَطِيعُوا أَمْرَ الرَّسُولِ
 (الْقُرْآنُ الْحَكِيمُ)
 تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ حکم دیں اُس کو
 لے لو (یعنی عمل کرو) اور جس بات سے منع کریں اُس سے باز رہو۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي

میری سنتوں پر عمل کرو

حَضَرَت مَوْلَانَا مفتی عبدالحلیم صاحب رحمہ اللہ



إِذَا زُكِرَ الْمَعَارِفُ كَرِّ اِطْحَىٰ

طبع جلدید : ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ - مئی ۱۹۹۱ء
باہتمام : محمد مشتاق کشتی
مطبع : احمد پرنٹنگ کارپوریشن کراچی



ناشر : إدارة المعارف کراچی ۱۴
پوسٹ کوڈ ۷۵۱۸۰ - فون ۵۰۵-۳۱۳۵

— ملنے کے پتے —

- ① إدارة المعارف کراچی نمبر ۱۴
- ② دارالاشاعت، اُردو بازار، کراچی ۱۴
- ③ إدارة اسلامیات، ۱۹۰-انارکلی لاہور
- ④ مکتبہ دارالعلوم، کراچی نمبر ۱۴

عرضِ نثر

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمہ اللہ کی تالیف ”عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي“ کو صبح سے شام اور شام سے صبح تک زندگی کا ہر لمحہ سنتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گزارنے کا طریقہ بتانے والی عام فہم انداز میں بہترین رہنما کتاب ہونے کی حیثیت سے حد درجہ قبولیت حاصل ہوئی۔

ادارۃ المعارف کراچی نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اشاعت کا ارادہ کیا تو اس کے مضامین پر ایک نظر ڈال کر اصل کتب سے مراجعت کے ساتھ کتابت کی صحت کا بھی اہتمام ضروری خیال کیا۔ چنانچہ ہماری فرمائش پر برادرِ مکرم مولانا حسین احمد نجیب صاحب نے تصحیح و مراجعت میں مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہ کے مشورہ سے اس کی تکمیل کردی اور بعض مقامات پر حاشیہ میں ضروری تشریح کا اضافہ کر دیا۔

الحمد للہ! اب یہ کتاب صحت و طباعت ہر اعتبار سے سابقہ تمام اشاعتوں سے بہتر اور عمدہ ہے۔ اس خدمت پر شکر گزاری کے ساتھ اللہ کے حضور دعا گو ہیں کہ اس کو ہم سب کے لئے دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

بندۂ عاجز
محمد شتاق سستی
خادم

ادارۃ المعارف کراچی ۱۲
یکم ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ

فہرست مضامین عَلَیْکُمُ السَّلَامُ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۶	گھر میں داخل ہونے کے وقت کی سنتیں	۳	عرض ناشر
۴۷	صلوٰۃ عشاء	۵	مقدمہ
۴۸	شب کی سنتیں	۹	نہیدے جاگتے وقت کی سنتیں
۵۲	رازداری کی سنتیں	۱۳	غسل کرنے کا مسنون طریقہ
۵۵	لباس کے متعلق سنتیں	۱۴	وضو میں اٹھارہ سنتیں ہیں
۵۷	بال ڈاڑھی اور مونچھوں کے متعلق سنتیں	۱۶	مسواک کے متعلق سنتیں
۵۸	بچہ پیدا ہونے کے وقت	۱۷	وضو کے علاوہ دیگر اوقات جن میں
۵۹	مختلف سنتیں	۱۸	مسواک کرنا سنت یا مستحب ہے
۶۲	خیر و برکت اور ثواب دارین سنتوں پر چلنے میں ہے۔	۱۷	گھر سے باہر آ جانے کے بعد کی سنتیں
۷۳	حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۳	نماز کی سنتیں
۷۴	اپنی صاحبزادی خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح کس طرح کیا؟	۲۸	نماز سے فارغ ہونے کے بعد کی سنتیں
۷۵	اس سے چند فوائد حاصل ہوئے	۳۲	اشراق کی نماز
۷۶	حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا ہر روز نکاح	۳۳	صبح کا ناشتہ
۷۸	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت	۳۴	چاشت کی نماز
۷۹	پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و وفات	۳۵	اسمائے طعام سنونہ
۸۳	جمعہ کے آداب اور سنتیں	۳۶	جن کھانگی چیزوں کے آپ نے فوائد بیان فرمائے
۸۷	صلوٰۃ الاستخارہ	۳۷	کھانا کھانے کے متعلق سنتیں
۸۸	صلوٰۃ الحاجت	۳۹	پانی پینے کے متعلق سنتیں
		۴۱	صلوٰۃ ظہر
		۴۲	صلوٰۃ عصر
		۴۴	صلوٰۃ مغرب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ .

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
 فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحِبُّكُمْ اللّٰهُ
 وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ .
 (آل عمران : ۳۱)

اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو
 تو میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تم
 سے محبت فرمائیں گے اور تمہارے
 گناہ معاف فرمادیں گے .

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے
 سے ایک تو اللہ تعالیٰ محبت فرمائیں گے : دوسرے گناہ معاف فرمادیں
 گے . بندے کو اور کیا چاہیے .

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مردار و دو عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ
 سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں
 ہوگا . (ترمذی)

اللہ پاک نے کلام مجید میں فرمایا ہے :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
 أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ .
 تمہارے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کے (نقش قدم) میں بہترین
 پیروی کرنا ہے .

————— شعر —————

ہر سنتِ حضرت چل سر کے بل اٹل : کرے جو خدا تجھ کو ادب دانِ محمدؐ

میں ہوں میرے ماں باپ ہوں قربان محمد
کیا بات ہے حضرت کی اطاعت کے شرف کی؟ شاہانِ دو عالم ہیں غلامانِ محمد

میں ہوں میرے ماں باپ ہوں قربان محمد
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ عَذِّ مَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ .

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ سعادتِ ابدی و عزتِ سرمدی انسان
کے لئے خداوندِ جل و علا کی محبت کے ساتھ وابستہ ہے اور اس دولت
و خلعت کا محل حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کی متابعت پر موقوف ہے کہ رحمتہ للعالمین کی فرماں برداری کا طوق گلے میں
ڈالے۔ سنت سے واقفیت تامہ حاصل کرو اور اس پر ایسا عمل کرو جیسا
عمل کرنے کا حق ہے۔ پھر دیکھو گے کہ وہ عقدِ محبت جس کا وعدہ کیا گیا ہے
سندِ اتباعِ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم سے یقینی نافذ ہو کر رہے گا۔

فدا کی راہ میں ایک مرتبہ شہید ہو جانے کا کس قدر ثواب ہے لیکن
جس وقت اُمّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خرابیاں پھیل جائیں سنتوں
کی جگہ بدعات اور غیر مسلموں کی راہ و روش جس جہم لے کر گھر اور گھر کے باہر
جہم اور جہم کے اوپر بہر طرز زندگی میں شوق کی نگاہ سے دیکھی جانے لگیں۔

سنن سید اکونین صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے اور چلانے والوں کی تضحیک
کی جا رہی ہو اور طعن و طعش سے مہمان کی جا رہی ہو ایسے وقت میں جو باہمت
و باایمان سرکبف ہو کر اس میدانِ کارزار میں سنتوں پر عمل کر کے ان کو زندہ
کرنے میں سر کی بازی لگائے گا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا شہیدوں
کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ کما جاد فی الحدیث .

سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے خطبات میں ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ خَيْرُ الْهَدْيِ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سب سے بہتر راستہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے۔ حضرت استاذی المکرم مولانا سید اصغر حسین صاحب محدث دارالعلوم دیوبند قدس سرہ العزیز نے ایک رسالہ "گزارِ سنت" تحریر فرمایا تھا۔ اسی کو سامنے رکھ کر اس طرز پر کہ شب و روز کی ترتیب و اُستتیں جو علم میں آجائیں بیان کر دی جائیں، نیز چونکہ یہ احادیث اکثر کتابوں میں پائی جاتی ہیں اور مطالعہ اور سننے میں آتی رہتی ہیں، لہذا ان کے ثواب و فضیلت کو بیان نہیں کیا گیا بلکہ کتاب کا حوالہ دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام بوقت ضرورت دیکھ سکیں بعض عمل میں لانے کے خیال سے یہ اختصار کیا گیا ہے ورنہ ہر سنت کے بڑے بڑے فضائل ہیں۔ اس کتاب سے مقصود سنتوں پر چلانا ہے۔ (صبح سے لے کر سونے وقت کی سنتیں)۔

صبح سویرے اُٹھنے کے بعد سے سونے کے وقت اور اس کے بعد صبح صادق تک جتنے کام آدمی کو درپیش ہوتے ہیں آدمی ان تمام کاموں کو اپنی مرضی اور جی چاہنے کے مطابق یا کسی نہ کسی طرز و طریق پر کرتا ہی رہتا ہے کیا اچھا ہو، اور کتنی خوش نصیبی کی بات ہوگی کہ ان کاموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے یا آپ کے کئے ہوئے طریقہ و سنت کے مطابق ادا کر لیں کام تو ہونا ہی ہے جس طریقہ سے ہو جائے لیکن جو نور اور برکت اور دنیوی و اخروی فوائد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ و سنت میں ملیں گے وہ بغیر اتباع کیسے نصیب ہو سکتے ہیں۔ چونکہ مستحب بھی سنت ہی کی ایک قسم ہے اس لئے اس رسالہ میں

مستحبات کو بھی سنت ہی لکھ دیا گیا ہے۔
 رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو ہم مسلمان ہی نہ جگائیں گے
 تو اور کون لوگ ہوں گے جو ان کو پھیلائیں گے اور عمل کریں گے۔ بچوں
 کو عادت ہو گئی تو عمر بھر اور مرنے کے بعد قبر میں والدین کو سنت رسولؐ
 پر عمل کرانے کا ثواب ملتا رہے گا۔

حدیث شریف میں ہے جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ
 جاری کیا تو اس عمل کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کے
 کہنے سے جتنے مسلمانوں نے عمل کیا اور جب تک عمل کرتے رہیں گے
 ان کے برابر اس سنت کے جاری کرنے والے کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔
 اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو حبیب پاک صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔
 آپ تو سنت سمجھ کر عمل کریں، انعام تو حق تعالیٰ شانہ خود دے
 دیں گے۔

بندہ عبدالحکیم غفرلہ سکھروی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 صبح سویرے اُٹھتے ہی اس طرح سنتوں پر عمل کرنا شروع کر دیجئے
 اور اُسے شب و روز کا معمول بنا لیجئے۔

نیند سے جاگتے وقت کی سنتیں

سُنّت: نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملنا
 تاکہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔ (شامل ترمذی)

سُنّت: جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاَنَا
 بَعْدَ مَا مَاتْنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ (شامل ترمذی)

سُنّت: جب بھی آپ سوکر اٹھیں تو مسواک کرنا۔ (ابوداؤد)
 فائدہ: وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے گی وہ علیحدہ مسنون ہے
 سوکر اٹھتے ہی مسواک کر لینا علیحدہ سنت ہے۔ پھر دیکھو نیند
 سے جاگنے کے بعد کپڑے پہننے جوتے ہی میں لہذا کپڑے
 پہننے وقت ان سنتوں کا آپ خیال رکھیں۔

سُنّت: پا جامہ یا شلوار پہنیں تو اول دائیں پاؤں میں پھر بائیں
 پاؤں میں پہنئے، کرتا یا قمیص پہنیں تو پہلے دائیں آستین دائیں
 ہاتھ میں پہنئے۔ پھر بائیں ہاتھ میں بائیں آستین پہنئے۔ اسی
 طرح صدری، اچکن، شیر دانی وغیرہ دائیں طرف سے پہننا شروع
 کیجئے، ایسے ہی جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں

پہننے اور جب اناریں تو پہلے بائیں طرف کا اتار دینے پھر دائیں
طرف کا اتار دینے۔ (ترمذی) اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کا
یہی طریقہ مسنون ہے۔

اس کے بعد عام طور پر صبح اٹھنے کے بعد پیشاب پاخانے کی
حاجت ہوتی ہے لہذا جس وقت بھی یہ ضرورت پیش آئے
مندرجہ ذیل سنتوں کا خیال رکھیں۔

سُنّت: پانی لینے کے لئے پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئیں بلکہ پہلے
دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین مرتبہ دھولیں تب پانی کے
اندر ہاتھ ڈالیں۔ (ترمذی)

سُنّت: استنجہ کے لئے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں۔ تین ڈھیلے یا
پچھتر ہوں تو مستحب ہے۔ اگر پہلے سے بیت الخلاء میں انتظام کیا
ہو ہے۔ کافی ہے۔ (ترمذی، بخاری، مسلم)

سُنّت: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء میں
تشریف لے جاتے تو جوتا پہن کر جاتے اور سر ڈھک کر
جاتے تھے۔ (ابن سعد)

سُنّت: بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ
وَالْخَبَاثٰتِ۔ (ترمذی)

سُنّت: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اندر پہلے بایاں قدم
رکھیں۔ (ابن ماجہ)

سُنّت: جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں

اتنا ہی بہتر ہے۔ (ترمذی ابو داؤد)

سُنّت : انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس لکھا ہوا ہو (اور وہ دکھائی دیتا ہو) اس کو اتار کر باہر ہی چھوڑ جانا چاہیے۔ (نسائی)

فائدہ : فراغت کے بعد باہر آ کر پھر پہن لیں، تعویذ جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔
سُنّت : رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں نہ اس طرف کو پیٹھ کریں جنوباً شمالاً یا بیڑھا ہو کر قبلہ سے پھر کر بیٹھیں۔ (ترمذی)
سُنّت : رفع حاجت کرتے ہوئے (بلا ضرورت شدید) کلام نہ کریں۔ اسی طرح زبان سے اللہ کا ذکر بھی نہ کریں۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضو خاص کو دایاں بائیں نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ (بخاری و مسلم)
سُنّت : پیشاب پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں، کیونکہ اکثر عذاب قبر پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے سے ہوتا ہے۔

(ترمذی)

سُنّت : بعض مرتبہ بیت الخلا نہیں ہوتا تو اس وقت ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہیے جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔ (ترمذی)

سُنّت : جنگل یا شہر کے باہر میدان میں قضاء حاجت کی ضرورت پیش آئے تو اتنی دور جانا چاہیے کہ لوگوں کی نگاہ نہ پڑے۔

(ترمذی)

سُنّت : یا کسی نشیبی زمین میں چلا جائے جہاں کوئی دیکھ نہ سکے .

(قرآن کریم)

سُنّت : پیشاب کرنے کے لئے نرم زمین تلاش کریں تاکہ پیشاب کی

چھینٹیں نہ اچھٹیں بلکہ زمین چنب کرتی چلی جائے . (ترمذی)

سُنّت : میوہ کر پیشاب کریں کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں . (ترمذی)

سُنّت : استنجا پہلے ڈھیلوں سے کریں اس کے بعد پانی سے کریں .

(ترمذی ، زرین)

سُنّت : بیت الخلا سے نکلنے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر

نکالیں . (ترمذی)

سُنّت : بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد یہ دعا پڑھیں .

غُفْرَانُكَ الْحَسَنُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذَى

وَعَافَانِي . (ترمذی)

سُنّت : پیشاب کرنے کے بعد استنجا وغیرہ سکھانا ہو تو دیوار وغیرہ

کی آڑ میں کھڑے ہونا چاہیے . (ترمذی ، طحاوی)

اسی طرح بعض اوقات غسل جنابت جو فرض ہے کرنا ہوتا

ہے کیونکہ ایسی حالت میں بغیر غسل کے نماز ہی نہ ہوگی اس

لئے غسل کی سنتیں رکھی جاتی ہیں .

سُنّت : صبح صادق ہو جانے کے بعد جب آنکھ کھلے تو غسل کرنے میں

دیر نہ کرنی چاہیے جہاں تک ممکن ہو جلدی کر لینا چاہیے .

تاکہ نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا ہو . (ترمذی)

تنبیہ : فجر ہو جانے کے بعد بھی آدمی فرض غسل نہ کرے جنابت

کی حالت ہی میں پڑا رہے تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (مشکوٰۃ)

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئیے۔ پھر بدن پر کسی جگہ مٹی یا اور کوئی ناپاک لگی ہوئی ہو تو اس کو تین مرتبہ پاک کرئیے۔ پھر چھوٹا اور بڑا دونوں استنجہ کیجئے (خواہ ضرورت نہ ہو) اس کے بعد مسنون طریقے پر وضو کیجئے۔ اگر نہانے کا پانی قدموں میں جمع ہو رہا ہے تو پیروں کو نہ دھوئیے۔ یہاں سے علیحدہ ہونے کے بعد دھوئیے ورنہ اسی وقت بھی وضو ڈالنا جائز ہے۔ اب پانی اول سر پر ڈالئے پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اتنا پانی ڈالئے کہ سر سے پاؤں تک پہنچ جائے) بدن کو ہاتھوں سے طے۔ یہ ایک دفعہ ہوا۔ پھر دوبارہ اسی طرح پانی ڈالئے۔ پہلے سر پر پھر دائیں کندھے پر، پھر بائیں کندھے پر (اور جہاں بدن سوکھا رہنے کا اندیشہ ہو وہاں ہاتھ سے مل کر پانی بہانے کی کوشش کیجئے) پھر اسی طرح تیسری بار پانی سر سے پیر تک بہائیے۔ (ترمذی) فائدہ: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی لہذا دونوں میں سے جو بھی صورت آپ اختیار کریں۔ سنت ہونے کی نیت کر لیا کیجئے۔ (مشکوٰۃ)

سنت: اسی غسل سے نماز ادا کریں نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے (خواہ نگئے ہو کہ ہی غسل کیا ہو) (ترمذی) ہاں غسل کرنے کے بعد وضو ٹوٹ جائے یا غسل کی حاجت نہیں ہے اور فجر کی نماز پڑھنی ہے تو نماز فجر کے لئے وضو کرنے کی تیاری

کریں اور وضو کے متعلق جو سنتیں ذکر کی جا رہی ہیں ان کا ہر
وضو وضو کرنے وقت خیال رکھنا ہو گا۔ ہم ایک ایک مرتبہ
عرض کر دیں گے۔

سُنّت ۱: گھر سے وضو کی کے نماز کے لئے جانا۔ (بخاری)
سُنّت ۲: وضو کو کامل طریقے سے کرنا (یعنی مسنون طریقے سے وضو کرنا
یہی کامل طریقہ ہے)۔ (مسلم)
سُنّت ۳: بالخصوص جس وقت نفس کو وضو کرنا سردی وغیرہ کی وجہ سے
ناگوار ہو تو اچھے طریقے سے وضو کرنا۔ (ترمذی)

وضو میں اٹھارہ سنتیں ہیں

ان کو ادا کرنے سے کامل طریقے سے وضو ہو جائے گا جس وقت
آپ بھی وضو کریں ان سنتوں کا خیال رکھیں۔
(۱) وضو کی نیت کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں نماز کے مباح ہونے کے لئے وضو
کرتا ہوں۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر وضو کرنا۔ بعض روایات
میں وضو کو بِسْمِ اللّٰهِ اس طرح آئی ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔

(۳) دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھونا۔

(۴) مسواک کرنا۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملنا۔

(۵) تین بار نگی کرنا۔

(۶) تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

- (۷) تین بار ہی ناک چھکنا۔
 (۸) ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔
 (۹) چہرہ دھوتے وقت دائرہ کا خلال کرنا۔
 (۱۰) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔
 (۱۱) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔
 (۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔
 (۱۳) اعضاء وضو کو مل کر دھونا۔
 (۱۴) پے دسپے وضو کرنا۔
 (۱۵) ترتیب وار وضو کرنا۔
 (۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔
 (۱۷) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
 وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔
 (۱۸) جس وقت وضو کرنا دل کو ناگوار ہو اس وقت بھی خوب ابھی
 طرح سے وضو کرنا (نور الایضاح، ترمذی)
 سنت: جن اوقات میں نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ ان کے علاوہ
 باقی اوقات میں جب وضو کریں۔ وضو کے بعد دو رکعت
 نماز تحیۃ الوضو پڑھنا۔ (بخاری و مسلم)
 اوقات مکروہہ یہ ہیں۔ صبح صادق کے بعد سے اشراق کے
 وقت تک۔ زوال کے وقت عصر کے فرض پڑھنے کے بعد
 سے غروب آفتاب تک اور سورج غروب ہونے وقت۔
-
- ۱۔ آسمان کی طرف منہ کر کے۔

سُنّت: نماز دھیان لگا کر پڑھنا۔ (مسلم)
 سُنّت: تحیۃ الوضو کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگنا۔ (احمد)

مسواک کے متعلق سُنّتیں

سُنّت: ہر وضو کرتے وقت مسواک کرنا سُنّت ہے۔ (احمد)
 سُنّت: مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے
 زیادہ موٹی نہ ہو۔ (بحر الرائق)

وضو کے علاوہ دیگر اوقات جن میں مسواک کرنا سُنّت یا مستحب ہے

- (۱) قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے۔
- (۲) حدیث شریف پڑھنے یا پڑھانے کے لئے۔
- (۳) منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت۔
- (۴) علم دین پڑھنے یا پڑھانے کے وقت۔
- (۵) ذکر الہی سے پہلے۔
- (۶) خانہ کعبہ (یا حطیم) میں داخل ہونے کے وقت۔
- (۷) اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد۔
- (۸) بیوی کے ساتھ مجامعت سے پہلے۔
- (۹) کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے۔
- (۱۰) بھوک پیاس لگنے کے وقت۔
- (۱۱) موت کے آثار پیدا ہونے کے وقت۔
- (۱۲) سحر کے وقت۔

(۱۳) کھانا کھانے سے قبل .

(۱۴) سفر میں جلے سے قبل .

(۱۵) سفر سے آجانے کے بعد .

(۱۶) سونے سے پہلے .

(۱۷) سوکر اٹھنے کے بعد . (حاشیہ ترفیب و ترہیب للمندری)

اب آپ وضو سے فارغ ہو گئے تو فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد کو چلیں۔ اس وقت مندرجہ ذیل سنتوں کا خیال رکھیے اور بے پانچوں وقتوں میں خیال رکھنا ہوگا۔

سُنّت: ہر نماز کے لئے با وضو ہو کر گھر سے چلنا۔ (بخاری)

سُنّت: گھر سے چلتے وقت نماز پڑھنے کی نیت سے چلنا یعنی

اصل اور مقدم نیت نماز پڑھنے کی اسی کرنی چاہیے (بخاری)

سُنّت: اذان سننے کے بعد نماز پڑھنے کے لئے اس طرح دنیوی مشاغل کو ترک کر دینا کہ ان مشاغل سے سروکار ہی نہیں ہے۔

(نشر الطیب)

سُنّت: تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنا۔ (ترمذی)

اب آپ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے باہر نکلیں گے تو ان

سنتوں کا ضرور خیال رکھیے۔

گھر سے باہر آجانے کے بعد کی سنتیں

سُنّت: گھر سے باہر آکر یہ دعا پڑھتے ہوئے چلیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی)

سُنّت راستے میں چلتے ہوئے یہ دعا بھی احادیث میں آئی ہے۔
ستر ہزار فرشتے اس کے پڑھنے والے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ التَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّ
مُتَمَشَاۤیْ هَذَا فَاِنِّیْ لَکُمْ اَخْرَجْتُ اَشْرَافًا وَّلَا
بَطْرًا وَّلَا رِیَاءَ وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِیْقَآءَ
سَخَطِکَ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِکَ وَاسْئَلُکَ
اَنْ تَعِیْذَ بِنِیْمَتِ الشَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ
فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (ابن ماجہ)

سُنّت : نماز پڑھنے کے لئے چلتے تو باوقار ہو کر۔ قدرے چھوٹے
قدم رکھتے ہوئے چلتے کیونکہ یہ نشانِ قدم لکھے جاتے ہیں
اور ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

سُنّت : مسجد میں داخل ہونے لگیں تو پہلے بایاں پاؤں جوتے ہیں
سے نکال کر بائیں جوتے پر رکھ لیں اور پھر دائیں پاؤں کو جوتے
سے نکال کر اول دایاں پاؤں مسجد میں رکھیے۔ (الترغیب)

سُنّت : مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ .

بعض روایات میں یہ الفاظ زیادہ منقول ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَسُوْلِ اللّٰهِ . (ابن ماجہ)

سُنّت : مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھیے :

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ
الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (الترغيب)
سُنَّت : اذان کا جواب دینا یعنی جو کلمات مؤذن کہتا جائے وہی
کلمات سُننے والا دہراتا جائے مگر جب مؤذن حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ
اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو ان دونوں کلمات کے جواب
میں سُننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور فجر کی
اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں
صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے۔

سُنَّت : اذان ختم ہو جانے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا
وسیلہ پڑھیں۔ اس کے پڑھنے والے کے لئے شفاعت
حلال ہو جاتی ہے۔ دعائے وسیلہ یہ ہے:
اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ
الْقَائِمَةِ اَنْتَ مُحَمَّدٌ الْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ
وَالْبَعْثُ مَقَامًا مَّحْمُوْدٌ الَّذِي وَعَدْتَهُ۔

(بخاری)

سُنَّت : اذان و تکبیر کے درمیان دعا کی مقبولیت کا وقت ہے۔

(ترمذی)

سُنَّت : فجر کے وقت دو رکعت سُننیں ہیں ان کا ثواب دنیا و دین
سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (ترمذی)

سُنَّت : ہمیشہ جب تک ہو سکے اگلے صف میں جا کر بیٹھیں امام
کے بالکل پیچھے یا دائیں طرف ورنہ بائیں طرف۔ اگلے صف

میں جگہ نہ ہو تو اسی اوپر والی ترتیب سے دوسری پھر تیسری صف بنا کر بیٹھیں۔ الغرض جب تک کسی اگلی صف میں جگہ ملتی ہو تو سنبھلے نہ بیٹھیں۔ (مسلم ابوداؤد)

فائدہ: اور یہ بیٹھنا اس لئے ہے تاکہ اگلی صف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکیں کیونکہ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ سنت: جب تک جماعت کے انتظار میں نمازی بیٹھے رہتے ہیں ان کو برابر نماز پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے (اسی لئے دلوں دنیا کی باتیں کرنے کی ممانعت ہے کہ یہ ثواب جاتا رہے گا)۔ (بخاری)

سنتوں اور فرضوں کے درمیان کوئی ذکر کریں تو مزید ثواب کے مستحق ہوں گے۔

فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ایک تسبیح سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اور ایک تسبیح سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھ لیں تو بہت ثواب ہوتا ہے۔ احادیث میں دیکھ لیں۔

مسئلہ: صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب کے پندرہ بیس منٹ بعد تک نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے اس وقت تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد بھی نہ پڑھیں۔ البتہ قضاء نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے البتہ نفل اور یہ سب نمازیں طلوع آفتاب زوال وغروب کے وقت منع ہیں۔ ان تین وقتوں میں سجدہ بھی نہ کریں۔

سُنّت: جس وقت بھی مسجد میں آنا ہو تو ان سب باتوں کا خیال رکھتے گا۔

- (۱) بلا ضرورت شدیدہ دنیوی باتیں نہ کریں۔
- (۲) لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تلاوت و ذکر آہستہ آہستہ کریں۔
- (۳) قبلہ رو نہ تھوکیں۔
- (۴) نہ قبلہ رو پیر پھیلائیں۔
- (۵) نہ گانا گائیں۔
- (۶) نہ باہر گم ہو جانے والی چیزوں کو تلاش کریں۔
- (۷) نہ اعلان کریں۔
- (۸) بدن، کپڑے یا کسی اور چیز سے کھیل نہ کریں۔
- (۹) انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالیں نہ ان کو چٹنائیں۔
- (۱۰) الغرض مسجد کے احترام کے خلاف کون کام نہ کریں۔

(طبرانی، احمد)

سُنّت: ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام رکھیں۔
(مسلم)

سُنّت: جب جماعت کھڑی ہونے لگے تو تکبیر ہونے سے پہلے صفوں کو سیدھا کریں اس کے بعد تکبیر کہی جائے۔

ترمذی شریف میں ہے:

عن ابن عمرؓ انہ کان یوکل رجلاً باقامة الصفوف ولا یکبر حتی یخبران الصفوف قد قامت۔

”یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو صفوں کو قائم کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا جب وہ آکر خبر دیتا کہ صفیں ٹھیک ہو گئی ہیں تب وہ تکبیر کہتے تھے۔“

سُنّت : صفوں کو بالکل سیدھا رکھیں۔ مل کر کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں۔ کندھے اور ٹخنے ایک دوسرے کے مقابل ہوں۔ (صحاح)

سُنّت : ہر نماز کو اس طرح خشوع و خضوع سے ادا کریں گویا میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ (الترغیب)

سُنّت : نماز میں دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا ہوا ہو اور اعضاء بدن بھی سکون میں ہونے چاہئیں۔ (ابوداؤد و نسائی)

سُنّت : جماعت سے نماز پڑھنے میں ستائیس گنا زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

تنبیہ : اس رسالہ میں صرف سنتوں کے بیان کرنے کا ارادہ ہے اس لئے فرائض و واجبات بیان نہیں کئے گئے وہ دیگر کتب سے معلوم ہو سکتے ہیں آپ معلوم کر لیجئے۔

نماز کو سُنّت کے مطابق ادا کرنا ہی کامل طریقہ ہے۔ خلاف سُنّت کتنی بھی عاجزی کی صورت ہو قابل اعتبار نہیں۔ اس لئے سنتوں کا خوب خیال رکھنا چاہیئے۔

(از نور الایضاح)

نماز کی سنتیں

۱. مرد کو نیت باندھتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اور عورتوں کو کندھوں تک اٹھانا۔
 ۲. ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا اور بلا قصد و ارادے جس قدر انگلیاں کھلیں کھلیں رہنے دینا۔ اپنے ارادے سے نہ ان کو ملانا چاہیے نہ کھولنا چاہیے۔
 ۳. (اللہ اکبر کہہ کر) مرد کو ناف کے نیچے اس طرح ہاتھ باندھنا کہ بایاں ہاتھ نیچے رہے اور دایاں ہاتھ اوپر رہے اور عورتوں کو اسی طرح سینے پر ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔
 ۴. صرف پہلی ایک رکعت میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پوری وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ تک پڑھنا۔
 ۵. صرف پہلی رکعت میں امام کو اور منفرد کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا (منفرد اکیلے نماز پڑھنے والے کو کہتے ہیں)۔
 ۶. ہر رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا امام اور منفرد کو مسنون ہے۔
 ۷. سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ عَمِنُوں کو آہستہ آواز سے پڑھنا۔
 ۸. ہر مرتبہ سورہ فاتحہ ختم ہونے کے بعد آہستہ آواز سے آمین کہنا۔
-
۹. نیت صرف دل میں کر لیں کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔

۹. رکوع میں جلتے وقت اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔
۱۰. رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا۔
۱۱. رکوع میں اس طرح سے جھکنا کہ سر، کمر اور سرین تختے کی طرح ایک سطح کے برابر ہو جائیں۔ دونوں ہاتھوں کو تان کر سیدھا رکھنا اور ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھنا اور پنڈلیوں کو بھی سیدھا رکھنا یہ سب مردوں کے لئے ہیں۔ عورتوں کو صرف اتنا جھکنا چاہیے کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک اچھی طرح پہنچ جائیں۔ عورتیں انگلیوں کو گھٹنوں پر ملا کر رکھیں۔
۱۲. رکوع میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا۔
۱۳. رکوع سے سراٹھاتے وقت امام اور منفرد کو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ کہنا۔ اور مقتدی و منفرد کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔
۱۴. رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا جس کو قوم کہتے ہیں، بعض اس کو واجب کہتے ہیں۔
۱۵. سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔
۱۶. اس ہیئت سے سجدے میں جانا سنون ہے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکے، پھر دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں زمین پر اتنا فاصلہ دے کر رکھے کہ سرد دونوں ہتھیلیوں کے درمیان آجائے اور ہاتھ کے انگوٹھے، کانوں کے زمرے کے بالقابل ہو جائیں، ناک اور پیشانی دونوں زمین پر ٹکیں۔
۱۷. سجدے میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھنا اسی طرح دونوں پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رخ کر دینا سنون ہے۔

۱۸۔ مرد کو سجدے میں دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو ستون کی طرح کھڑا رکھنا۔ پیٹ کو زانوں سے، استینوں کو زین سے اور بازوؤں کو پہلیوں سے جدا رکھنا۔ سجدہ سینہ کو ابھار کر کرنا، سجدہ زمین کی طرف سینہ دبا کر نہ کرنا چاہیے۔ البتہ عورتوں کو زین سے لگسا کر سجدہ کرنا چاہیے۔

۱۹۔ سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا۔ پھر پانچ یا سات مرتبہ یعنی طاق عدد میں کہنا۔ طاق کا مطلب یہ ہے کہ وہ دو پر پورا تقسیم نہ ہوتا ہو۔

۲۰۔ سجدے سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۲۱۔ پہلے سجدے سے اٹھ کر اس طرح بیٹھنا کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے رکھے کہ اس کی انگلیاں قلم رو رہیں اور ہاتھ کی انگلیوں کو بغیر قصداً ملائے قلم رو رکھے۔ انگلیاں اس طرح رکھے کہ ہتھیلیاں ران پر رہیں اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں تک رہیں اس کو جلسہ کہتے ہیں۔

۲۲۔ جلسہ میں بیٹھنا۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرے سجدے میں جانا۔

۲۳۔ جس طرح پہلے سجدے کے متعلق سنتیں بیان ہوئی ہیں ان سب کو ادا کرتے ہوئے دوسرے سجدے میں جانا (ہاں نفس سجدہ کرنا فرض ہے)۔

۲۴۔ دوسرے سجدے سے اٹھتے تو پہلے پیشانی و ناک (یعنی سر) اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر قدم کے پنجوں پر زور دے کر بغیر بیٹھے اور ٹیک لگائے سیدھا دوسری رکعت

کے لئے کھڑا ہو جائے ، اور اللہ اکبر کہتا ہوا اُٹھے۔

۲۵۔ دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی سُورت یا چھوٹی تین آیات کی تلاوت کرے۔ سورہ فاتحہ اور سورت ملائے کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا منفرد کے لئے اور دوسری نماز میں امام و منفرد کے لئے مستحسن ہے۔ یہ دوسری رکعت پہلی رکعت کے مطابق سُنّت کا خیال رکھتے ہوئے پوری کریں۔

۲۶۔ دوسری رکعت میں دونوں سجدے ادا کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پہلے قعدے میں بیٹھے اور جس طرح جلسہ میں تحریر کیا گیا ہے اسی مسنون طریقے سے قعدہ میں بیٹھے اور التحیات پڑھے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرے اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی چٹلی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی دونوں کو مٹھیل پر موڑ کر ملا لے بیچ والی برسی انگلی اور انگوٹھے کا ملقہ بنا لے اور کلمہ کی انگلی کو لفظ لا پر کھڑا کرے اور اَلَا اللّٰهُ پر نیچے گرا دے ، اور دائیں ہاتھ کو آخر تک اسی طرح بندھا ہوا رہنے دے۔ التحیات ختم ہوتے ہی (نفلوں اور سُنّت غیر مؤکدہ کے علاوہ باقی فرض و واجب و سُنّت مؤکدہ میں) فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے کہ یہ واجب ہے۔ التحیات سے آگے نہ پڑھے۔

۲۷۔ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ سُنّت ہے اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ نہ ملانی چاہیئے بلکہ سورہ فاتحہ کے بعد امین کہہ کر رکوع میں چلے جائیں (فرضوں کے علاوہ باقی نفل سُنّت

مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ یا در ترکی نماز سب میں تیسری یا چوتھی رکعت میں بھی سورہ فاتحہ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کا ملانا واجب ہے) ۲۸۔ عورت جب التحیات میں بیٹھے تو دونوں پاؤں دائیں جانب کو نکال دے اور بائیں سر میں کوزمین پر ٹیک کر اس پر بیٹھے۔ ۲۹۔ آخری قعدے میں التحیات پڑھتے ہوئے (جس طرح اوپر مذکور ہوا اشارہ کریں) التحیات کے بعد دونوں درود شریف پڑھیں اور کوئی دعا جو قرآن و حدیث میں آئی ہو پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ ۳۰۔ دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت چہرے کا موڑنا سنت ہے بلکہ ۳۱۔ سلام پھیرتے وقت دونوں جانب یہ نیت کریں کہ میں اس طرف کے مقتدیوں اور فرشتوں کو سلام کر رہا ہوں۔ امام جس طرف ہوا اس طرف نیت میں امام کو بھی شامل کریں۔ ۳۲۔ امام کو دائیں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ سلام کو ب نسبت بائیں طرف کے ذرا آواز بلند کرنا۔ بائیں طرف ذرا پست آواز سے سلام پھیرنا چاہیئے۔

۳۳۔ مقتدی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیں دیر نہ کریں۔ ۳۴۔ جس کو کچھ رکعت جماعت کے ساتھ نہ ملے ہوں اس کو مسبوق کہتے ہیں۔ جب امام سلام پھیرے تو مسبوق کا امام کے دوسری طرف سلام پھیرنے تک انتظار کرنا سنت ہے۔ امام جب بائیں طرف سلام پھیر دے تب مسبوق اپنی رہی ہوئی رکعت اٹھ کر پود کی کرے (یہ تمام مسائل نورالایضاح سے لئے گئے ہیں)

لے چہرے کے ساتھ گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں اور نظر میں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔ "انجیت

نماز سے فارغ ہونے کے بعد کی سنتیں

سُنّت: نماز فرض کا سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر ایک مرتبہ، استغفر اللہ تین مرتبہ اور تیسری مرتبہ ذرا آواز سے کھینچ کر پڑھنا مستحب ہے۔ (ترمذی)

سُنّت: فجر و عصر کے فرضوں کے بعد تھوڑی دیر ذکر الہی میں مشغول ہونا۔ (الترغیب)

سُنّت: پانچوں وقتوں میں نماز سے فارغ ہو کر جب تک نمازی اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے اس کے لئے فرشتے برابر دعائے مغفرت و دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ (الترغیب)

سُنّت: نماز فجر سے فارغ ہو کر اشراق کے وقت تک ذکر الہی میں مشغول رہنا۔ (ترمذی)

فائدہ: صبح و شام کے ذکر جو احادیث سے ثابت ہوئے جس کو دل چاہے پڑھ لیا کریں۔ باقیات الصالحات میں سے ہیں۔ اگر دل چاہے احادیث سے انتخاب کر کے مندرجہ ذیل اذکار لکھ دیئے ہیں، صبح و شام ان کا ورد کر لیں تو انشاء اللہ بہت نفع ہوگا۔

① ایک مرتبہ سورہ فاتحہ۔ ایک مرتبہ آیت الکرسی۔ ایک مرتبہ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَاُولُو
الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ. اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ، وَمَا
اَخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ

هُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ
اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ.
ایک مرتبہ قُلِ اللّٰهُ مَا لَكَ الْمَلِكِ تَوَكَّلْ الْمَلِكُ
مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكُ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعْزِزُ مَنْ
تَشَاءُ وَتُزِيلُ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ. إِنَّكَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۲) تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ پڑھ کر سورہ مشترکِ آخری آیات ایک مرتبہ
پڑھیں۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللّٰهُ
الْحَاقُّ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى
يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ تَمَّ.

(۳) چاروں قل۔

(۴) سات مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

(۵) ایک مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

اے ذکر (۱۱) اور (۱۰) میں ضروری ہے کہ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کسی آدمی سے بات
کرنے سے پہلے پڑھے۔ کافی الحدیث۔ ۱۲ نجیب

- ④ ایک مرتبہ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ
وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ
وَاعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ .
- ⑤ تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ
شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .
- ⑥ تین مرتبہ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا
وَبِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيًّا .
- ⑦ ایک مرتبہ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ
وَعُودِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذُنُوبِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ .
- ⑧ سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ .
- ⑨ ایک مرتبہ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ
بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ .
- ⑩ ایک مرتبہ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ
تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَعِشْيَا وَحِينَ تُظْهِرُونَ يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ (از صحاح ستہ)

فضائل اوراد

ان اوراد کے مختصر فضائل نمبر وار یہ ہیں۔

- ① جو یہ سورہ فاتحہ و آیت الکرسی اور اس کے ساتھ والی آیتیں پانچوں نماز پڑھنے کے بعد پڑھ لیا کریں تو جنت اس کا ٹھکانہ ہوا، اور خطبہ القدس میں رہے اللہ تعالیٰ روزانہ اس پر ستر مرتبہ نظم رحمت سے دیکھیں اور ستر حاجتیں اس کی پوری کریں اور اس کی مغفرت کریں۔ (ابن السن)
- ② جو شخص اس کو صبح و شام پڑھ لے تو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دُعا مغفرت کرتے رہتے ہیں اور مرجئے تو شہادت کی طرح موت بھی جائے۔
- ③ ہر آیت سات مرتبہ صبح و شام پڑھ لے تو اس کے بہت بڑے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لیتے ہیں اور آسانی سے پورے ہو جاتے ہیں خواہ وہ جھوٹے سے ہی پڑھ لے۔ (مسلم)
- ④ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازا۔ (قرآن)
- ⑤ جن انسان سے حرز و حفاظت ہوتی ہے۔
- ⑥ صبح و شام اس کو پڑھ لینے سے کوئی شے ضرر نہ پہنچائے گی۔
- ⑦ اس کو تین مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا نعام دیں گے کہ اس کا پڑھنے والا راضی ہو جائے گا۔
- ⑧ جو شخص ایک مرتبہ صبح سید الاستغفار پڑھے اور شام سے

پہلے موت آجائے تو جنتی ہوگا اسی طرح شام کو پڑھے اور صبح سے پہلے
موت آجائے مگر یقین کے ساتھ پڑھے۔

⑨ اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ جہنم سے بری کر دیتے ہیں۔

⑩ صبح پڑھے تو دن بھر کی نعمتوں کا شکر ادا ہو جاتا ہے اور شام کو

پڑھے تو رات بھر کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ (سنن ابی داؤد)

⑪ رات کو پڑھے تو دن کے تمام اذکار اور ادراد کی کمی پوری کر دی

جاتی ہے صبح پڑھے تو رات کے ادراد و اذکار کی کمی پوری کر دی جاتی

ہے۔ (صحاح ستہ)

فائدہ: یہ ادراد فجر کے بعد اور مغرب کے بعد پڑھ لیا کریں صرف

نمبر ۱۱ میں شام کو مَا أَصْبَحَ کے الفاظ کی جگہ مَا أَهْضَى پڑھیں۔

اشراق کی نماز

سُنّت: فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اشراق تک ذکر الہی میں مشغول رہیں۔

اس میں اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ جس جگہ فرض پڑھے ہیں وہیں بیٹھا

رہے۔ اوسط درجہ یہ ہے کہ اس مسجد میں کسی بھی جگہ بیٹھ جائے

ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے لیکن ذکر الہی برابر

زبان سے ادا کرتا رہے جب آفتاب نکلنے کے بعد اس میں

چمک آجائے۔ تقریباً آفتاب نکلنے کے پندرہ بیس منٹ بعد

دو رکعت نفل پڑھیں تو پورے ایک حج اور ایک عمرے کا

ثواب ملتا ہے۔ اس کو نماز اشراق کہتے ہیں (ترمذی مظاہر حق)

سُنّت: اشراق کے وقت چار رکعت نفل پڑھے تو اس کی کھال کو

دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔ (بیہقی)
سُنّت: جب مسجد سے باہر آنے لگے تو اول بایاں پاؤں باہر نکال
 کر بائیں جوتے پر رکھ کر پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے پھر
 بائیں پاؤں میں پہنے اور یہ پڑھے۔
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (ترمذی)
 ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے۔
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ۔

صبح کا ناشتہ

سُنّت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح شہد میں پانی ملا کر پیاتے تھے۔
 نبیذ مرقینا بھی آیا ہے (نبیذ مرقچو مارے تو ذکر رات کو مٹی کے
 برتن میں ڈال کر رکھ دیں۔ صبح کو وہ پانی پیویں) (ترمذی)

چاشت کی نماز

اشراق کے بعد حلال روزگار و مشاغل دیوی میں لگ جائیے پھر
 چاشت کے وقت چاشت کی نماز پڑھیں۔
سُنّت: جب آفتاب میں اور دھوپ میں تیزی آجائے اندازاً ۸ بجے
 کے بعد سے زوال سے ایک گھنٹہ قبل تک کے درمیان دو
 رکعت یا چار رکعت یا چھ رکعت یا آٹھ رکعت نفل پڑھیں (اس
 کو چاشت کی نماز کہتے ہیں) (مسلم)
 چاشت کی صرف دو رکعت پڑھنے سے آدمی کے بدن میں

تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سب کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور تمام
گناہ صغیرہ کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مسلم) اگرچہ گناہ سمندر
کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی)

سُنّت: چاشت کی چار رکعت پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دن بھر کے
بڑے بڑے کام اس بندے کے آسانی پورے کر دیتے

ہیں۔ اس کے کاموں کی کفالت فرما لیتے ہیں۔ (احمد)
سُنّت: جو شخص چاشت کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے با وضو
ہو کر چلے تو اس کو عمرے کا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)
سُنّت: چاشت کے وقت آٹھ رکعت نفل پڑھے تو اس کو تائین
(عابدین) میں سے مکھ دیا جاتا ہے۔ اگر بارہ رکعت نفل پڑھے
تو جنت میں ایک مکان بنا دیا جاتا ہے۔ (احمد)

چاشت کے وقت کے نوافل سے فارغ ہو کر پھر اپنے حلال
روزی کے حصول میں لگ جائیے۔

تنبیہ: زوال کے قریب اکثر کھانا کھانے کی عادت ہوتی ہے لہذا
اب کھانا کھانے کی سنتیں کھج جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں
کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔
کھانا کھانے کی بہت صورتیں اور قسمیں ایجاد ہوتی جا رہی ہیں۔
اور ہم ان کو اپناتے جا رہے ہیں تو آپ ہی سوچئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے کا کون سا وقت ہوگا؟
آپ کی سنتیں تو حریز جان بنانے کے قابل ہیں۔ محبت ہے
تو محبت میں سب آسان ہو جاتا ہے۔ محبت تو دیوانہ بنا دیتی

ہے عَدَسُوْ عَلَیْہَا بِالنَّوَاجِدِ ہمیشہ کے تو کیا کہنے ہیں۔ کم از کم ایک دفعہ تو محض سُنَّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے وہ چیزیں کھا لیجئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمائی ہیں۔ کھالیجے یا یوں کہیں کہ آپ تک تو ہم اپنی مرضی و خواہش سے کھاتے رہے ہیں مگر اب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یا نیت سے کھائیں گے اس میں برکت بھی ہوگی، نور ہوگا، راحت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ان کھانوں کے نام جو سردارانِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول فرمائے ہیں۔ آپ نے ایک مرتبہ کھایا ہو یا زیادہ، یا بطورِ عادت ہو، ان تمام کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

اسماء طعام مسنونہ

اُونٹ، گائے، بھیر، بکری، دُنب، مُرغ، خرگوش، بیل گائے اور پرندوں کا گوشت، مچھلی، تر کجوریں اور کچی، نیم بختہ، ہر قسم کی کجوریں، خشک چھوڑے، جو کہ روٹی، گندم کی روٹی، روٹی پر کجوریں رکھ کر، دونوں کو ملا کر کھانا، سرکہ اور روٹی، شوربے میں روٹی بھگو کر جس کو خرید کہتے ہیں، گوشت دھوپ میں سوکھا ہوا، بھنا ہوا، سالن کے ساتھ پکا ہوا، گوشت شلنے کا، اور دست کا گوشت، پُٹھ کا گوشت، جسم کے اگلے حصے کا گوشت، دل، کبھی، سرخاب کا گوشت، گہیوں کا حریرہ، جو کہ آٹے میں زیتون کا تیل ڈال کر جس میں کال مرچیں اور دیگر مصالحہ توڑ کر ڈال دیا گیا تھا، جو کا آٹا اور چھندر ملا کر پکایا گیا، زیتون کے تیل سے روٹی لگا کر گھی سے روٹی چبڑ کر، پنیر د چھوڑے اور گھی ملا کر کھانا بنایا ہوا، جو کہ روٹی سالن کے ساتھ، کبھی پانی کے ساتھ، کدو، پنیر اور مکھن کے ساتھ چھوڑے (اور گھی ملا کر کھانا بنایا ہوا)، کبھی پانی کے ساتھ چھوڑے، اسی طرح خربوزہ، تربوز، کھیرا، گکڑی، کجوروں کے ساتھ ملا کر، آپ کو شہدِ مرغوب تھا۔ (ترمذی)

(شرح سفر السعادت) آپ کو کھڑچ اچھی معلوم ہوتی تھی۔ (نشر الطیب)
 جن کھانے کی چیزوں کے آپ نے فوائد بیان فرمائے ہیں
 یا کھانے کی تعریف کی ہے

سنترہ (بخاری) پیاز (رق) لہسن، کلوئج، رائی، میٹھی، سونٹھ، روغن
 زیتون، سنا، مکلی، گھی کے برتن میں شہد ڈال کر اس کو ہلا کر چائنا سیب
 چربی، ایلوہ، عود ہندی، پیلو کے درخت کا پھل، بیروغیرہ (نشر الطیب)

کھانا کھانے کے متعلق سنتیں

سُنّت: کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، کئی کرنا۔ (ترمذی)
 سُنّت: یہ نیت رکھنا کہ کھانا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی عبادت
 پر قوت حاصل کرنے کے لئے کھانا ہوں۔ (الترغیب)
 سُنّت: دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا اسی طرح کسی دوسرے کو کھانا دینا یا
 کسی سے کھانا لینا ہوتا ہے بھی دایاں ہاتھ استعمال کرنا (ابن ماجہ)
 سُنّت: اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانا۔ (ابوداؤد)
 سُنّت: کھانے میں جتنے ہاتھ جمع ہوں گے اتنی ہی برکت زیادہ ہو
 گی۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت: ہر مقدار کھانے پر قناعت کر لینا یعنی جتنا اور جیسا کھانا مل
 جائے اس پر راضی رہنا اور اللہ کا فضل سمجھ کر کھانا۔ (مولانا مالک)
 سُنّت: کھانا کھانے کے لئے اکٹرو (یا دونوں گھٹنے کھڑے کے بیٹھنا کہ
 سرین بھی زمین سے اوپر رہے) یا ایک پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ

- جانا اور دوسرا گھٹنا کھڑا رکھنا یا دونوں زانوؤں کو زمین پر ٹیک کر جھک کر کھانا. (عمدة القاری)
- سُنّت : جوتے اتار کر کھانا کھانا. (دارمی)
- سُنّت : کھانے کی مجلس میں جو شخص بزرگ ہو اور بڑا ہو. ان سے پہلے شروع کرنا. (مسلم)
- سُنّت : کھانا تین انگلیوں سے آرام سے کھایا جاسکتا ہو تو چوتھی انگلی کو شامل نہ کرنا، غرض بقدر ضرورت ہاتھ کی انگلیاں استعمال کرنا. (الترغیب)
- سُنّت : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر کھانا شروع کرنا. (البداء)
- سُنّت : کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے تو اس طرح پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَآخِرُهُ. (ترمذی)
- سُنّت : کھانا اپنی جانب والے کنارے سے شروع کرنا برتن کے بیچ میں یا دوسرے آدمی کے آگے ہاتھ نہ ڈالنا. (ترمذی)
- سُنّت : کھانے میں پھونک نہ ماریں. (ترمذی)
- سُنّت : دسترخوان پر مختلف کھانے ہوں تو ہاتھ گھمانا جائز ہے جو کھانا پسند ہو لے کر کھائیں. (ترمذی)
- سُنّت : گھر میں سرکہ اور شہد رکھنا سُنّت ہے. (ترمذی)
- سُنّت : گوشت کا بڑا پارچہ بھنا ہوا ہو تو اس کو چھری سے کاٹ کر چھوٹا کرنا درست ہے. (بخاری و مسلم)

سُنّت : گوشت کی بوٹی کو چھری سے کاٹ کر کھانے کی بجائے دانتوں سے نوچ کر کھائیں زود، مضنم اور مزیدار معلوم ہوتا ہے۔
(ترمذی)

سُنّت : تیز گرم کھانا نہ کھائیں۔ ذرا دم لیں۔ سہانا ہو جائے تب کھائیں۔ (احمد)

سُنّت : کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی چیز یا لقمہ نیچے گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالینا چاہیے بشیطان کے لئے نہ چھوڑیں۔
(ابن ماجہ)

سُنّت : کھانے کے درمیان کوئی آجائے تو صلاح لے لینا۔ (ابن ماجہ)
سُنّت : آپ کا سامنی کھانا کھا رہے تو حتی الوسع اس کا ساتھ دینا تاکہ وہ پیٹ بھر کر کھلے۔ مجبوری ہو تو عذر کر دینا۔ (ابن ماجہ)
سُنّت : جس خادم نے کھانا پکایا ہے اس کو کھانے میں شریک کرنا یا دو چار لقمہ اس کو علیحدہ دے دینا۔ (ابن ماجہ)

سُنّت : اس گھر میں بہت خیر کثیر ہوگی جہاں کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کھل کرنے کی عادت ہو۔ (ابن ماجہ)
سُنّت : کھانا کھانے کے بعد انگلیوں اور برتن کو چاٹ لینا کیونکہ کھانے والے کو معلوم نہیں کہ شاید اسی جزء میں حق تعالیٰ شانہ نے برکت رکھی ہو جو برتن میں رہ گیا ہے۔

سُنّت : جب انگلیاں چاٹیں تو پہلے درمیان بڑی انگلی اس کے بعد کلمے والی پھر انگوٹھا چاٹیں۔ (طبرانی)

سُنّت : ہاتھوں کو چکنائی لگ گئی ہو تو (دھونے سے پہلے) ان کو ہاتھوں

بازوؤں اور قدموں سے پونچھ لینا۔ (ابن ماجہ)
سُنّت : دسترخوان پہلے اٹھالیا جائے اس کے بعد کھانے والے
 اٹھیں۔ (ابن ماجہ)

سُنّت : دسترخوان کو زمین پر بچھا کر کھانا کھانا۔ (شمائل ترمذی)
سُنّت : کھانے سے فارغ ہو کر کول دوائے مسنونہ پڑھنا نیز اس دُعا
 کے پڑھنے سے گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ
 وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةَ۔ (ابوداؤد)
سُنّت : کسی دوسرے کے دسترخوان پر کھانا کھائے تو اس کے لئے
 یہ دعا کرنا مگر اس وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں ہے۔
 اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ اَطْعَمَنَا وَاَسْقِ مِنْ سَقَانَا۔

یا یہ دعا پڑھے۔
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَہُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَارْزُقْہُمْ خَیْرَ اَمْنٍ۔
 کھانے کی سنتوں کے بعد مناسب ہے کہ پینے کے متعلق بھی کچھ
 سنتیں ذکر کر دی جائیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پانی پینے کے متعلق سنتیں

سُنّت : دائیں ہاتھ سے پانی پیو۔ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان
 پانی پیتا ہے۔ (مسلم)

سُنّت : تین سانس میں پانی پینا چاہیے (اور سانس برتن سے منہ
 الگ کر کے لینا چاہیے)۔ (ترمذی)

سُنّت : پانی پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
کہنا۔ (بخاری)

سُنّت : پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔ (ابوداؤد)

سُنّت : آب زمزم کھڑے ہو کر پینا۔ (ترمذی)

سُنّت : وضو کا پچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ (شمائل ترمذی)

سُنّت : رات کو چھوڑے یا انگور پانی میں بھگو کر رکھ دیں اور صبح کو

ان کا پانی پینا (اس کو نبیذ تریا بنیذ عنب کہتے ہیں) اگر گرمی

کی وجہ سے یاد پر تک رکھا رہنے کی وجہ سے نشہ پیدا ہو جائے

تو سرگز نہ پیویں۔ نشہ آور چیز حرام ہیں۔

سُنّت : کوئی مشروب خود پی کر دوسرے کو بقیہ دینا ہو تو دائیں جانب

والے کا حق ہوتا ہے۔ (ترمذی)

سُنّت : جو شخص دوسروں کو پلائے وہ خود سب سے آخر میں

پئے۔ (ترمذی)

سُنّت : باسی شب کو رکھا ہوا پانی دن کو پینے میں استعمال کرنا۔

(بخاری)

سُنّت : ہر پینے کی چیز پی کر (سوائے دودھ کے) یہ دعا کرنا۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاُطْعِمْنَا خَيْرَ اَمْنَةٍ

اور دودھ پینے کے بعد یہ دعا کرنا۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنا مِنْهُ۔ (شمائل ترمذی)

سُنّت : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کٹڑی کا پیالہ تھا جس

کے باہر لوہے کی پتی جڑی ہوئی تھی۔ ہر پینے کی چیز اس میں

ڈال کر پی لیتے تھے۔ ایک روایت میں شیشے کا پیالہ بھی آیا ہے۔

(نشر الطیب و شمائل)

۱۔ کھانے پینے کی سنتیں ہر کھانے پینے کے وقت دھیان رکھنے کے لئے ہیں۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد عتوری دیر سو جانا یا لیٹ رہنے کو قیلولہ کہتے ہیں۔ یہ بھی مسنون ہے۔

اس کے بعد جب ظہر کی نماز کا وقت ہو جائے تو جو طریقہ فجر کی نماز کی تیاری کا کچھا گیا ہے وہی ظہر کی نماز کی تیاری کا مسنون طریقہ ہے دیکھ لیا جائے۔

سُنّت: زوالِ آفتاب کے بعد جو وقت ہوتا ہے اس وقت میں چار رکعت نفل پڑھنا جنہیں سنن زوال کہا کرتے ہیں مسنون ہیں اور بڑا ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اب آپ ظہر کی نماز کو چلیں گے اس کی سنتیں درج ذیل ہیں۔

صلوٰۃ ظہر

نوٹ: فجر کے وقت توحیۃ الوضو اور تحیۃ السجد سے منع کر دیا گیا تھا لیکن ظہر کے وقت دونوں کا پڑھنا مستحب ہے۔

سُنّت: کامل طریقہ سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھیے کہ جان کر خیالات کو نہ لائیں اس طرح پڑھنے سے اس کے تمام (صغیرہ) گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (ترمذی)

وضو کے بعد ان دو نفلوں کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ علاوہ اوقات مکر وہہ کے جب بھی وضو کریں یہ دو رکعت نفل پڑھ لیا کریں۔

اسی طرح مسجد کے داخلے کے شکرانے کی دو رکعت نفل پڑھا کرتے ہیں ان کو نماز تحیۃ المسجد کہتے ہیں وہ بھی مستحب ہیں۔ (ترمذی)
 نوٹ: نماز کے لئے وضو کرنے، گھر سے پلنے، راستے کی اور مسجد میں داخل ہونے، مسجد میں بیٹھنے، صف باندھنے اور جماعت کی تمام سنتوں کا خیال رکھیں جو فجر کے وقت میں بیان کی گئی ہیں۔

سُنّت: ظہر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت اور فرضوں کے بعد دو رکعت سنتیں ہیں۔

سُنّت: جماعت کھڑی ہوگئی ہو تو دوڑ کر نہ چلیں کہ سانس پھول جائے بلکہ سبک رفتار وقار کے ساتھ آئیے۔ (ترمذی)

سُنّت: امام کے پیچھے وہ لوگ کھڑے ہوں جو نماز کے مسائل سے زیادہ واقف ہوں۔ (ترمذی)

سُنّت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرش پر چٹائی پر اور زمین پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ (ترمذی)

زمین پر نماز پڑھنا چٹائی سے افضل ہے اور چٹائی پر کپڑے کے مصلے سے افضل ہے۔ (شرح نقایہ)

ظہر کی نماز کے بعد اپنی مصروفیات میں مشغول ہو جائیے اور عصر کی نماز کا خاص طور سے خیال رکھیے۔ قرآن شریف میں اس کا خصوصی حکم آیا ہے کہ عصر کی نماز باجماعت ادا ہونی چاہیے۔ جب آپ عصر کی نماز کی تیاری کریں تو گزری ہوئی سنتوں کو ادا کرتے ہوئے چلیں۔

صلوٰۃ عصر

سُنّت : عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت پڑھنا سُنّت ہیں (ترمذی)
سُنّت : جب جماعت کھڑی ہونے لگے تو صفیں سیدھی رکھنے کا
 خاص اہتمام رکھیں۔ دوسرا آدمی یا پیش امام آگے پیچھے ہونے
 کو کہیں تو تعمیل کریں اور ہر نماز کو یہ سمجھ کر ادا کریں کہ شاید
 یہ میری آخری نماز ہو۔

سُنّت : فجر کی نماز کی طرح عصر کی نماز پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر ذکر
 الہی کرتا رہے۔ اس وقت دن و رات کے مقررہ فرشتوں کی
 ڈیوٹی بدلا کرتی ہے۔ اکثر ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ
 اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا کریں۔ پھر دعا مانگیں۔

سُنّت : عصر کی نماز کے بعد سے مغرب کی نماز تک مسجد میں رہ کر
 جو شخص ذکر الہی کرتا ہے اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام
 کی اولاد میں سے چار غلاموں کے آزاد کرنے کا سا ثواب ہوتا ہے
 (الترغیب)

تنبیہ : کاروبار میں بھی مشغول ہو جائے تو وقت بوقت
 ذکر کرتا رہے اور جھوٹ، جھوٹی قسم اور دیگر گناہوں سے
 پرہیز کرے ویسے تو ان باتوں کا تمام عمر ہی خیال رکھنا اور
 گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔ گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ
 کر لینا چاہیے۔ بُرے ساتھی سے تنہا اور یاد الہی بہتر ہے۔
سُنّت : جب سورج غروب ہونے لگے تو چھوٹے بچوں کو گھر سے

باہر نہ نکالیں۔ اگر باہر ہوں تو ان کو گھر بلا لیں۔ اس وقت شیطان لشکر پھیلتا ہے۔

اب آپ مغرب کی نماز پڑھیں گے۔ جلد سن کا خیال رکھیں۔ اکثر سنتیں ہر نماز کے وقت سلسلے آتی ہیں۔ ایک دفعہ بیان کر دی ہیں آپ پانچوں وقت خیال رکھا کریں۔

صلوۃ مغرب

سُنّت: مغرب کی اذان کے بعد فرضوں سے پہلے سنت نہیں ہیں البتہ اذان کے وقت مزید یہ دعا کرنا منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ هَذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِذْبَارُ نَهَارِكَ
وَاصْوَاتُ دُعَايِكَ فَاغْفِرْ لِي. (مشکوٰۃ)

سُنّت: مغرب کے فرضوں کے بعد دو رکعت پڑھنا سنت ہیں (ترمذی)

سُنّت: ان دو سنتوں کے بعد چھ رکعت نفل پڑھے تو اس کو بارہ سال

کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اس کو صلوٰۃ الادامین کہتے ہیں۔

نماز مغرب سے فارغ ہو کر وہ تمام اوراد جو صبح کی نماز

کے بعد پڑھنے کو سکھ گئے ہیں پڑھیں۔ صرف ایک دعا

نمبر ۱۱ میں لفظ مَا اَصْبَحَ کی جگہ لفظ مَا اُحْسَنُ پڑھنا ہے

باقی الفاظ وہی ہیں جو وہاں لکھ دیئے ہیں۔ مغرب کے بعد کھانا

کھانا ہو تو وہ تمام سنتیں جو اد پر تحریر کی گئی ہیں خیال رکھیں اور

بچوں کو بھی تعلیم دیں کہ گھر سنت کے نور سے معمور ہو جائے۔

جب اندھیرا ہو جائے تو بچے باہر آ جاسکتے ہیں یعنی غروب

کے بعد جو شفقتاً منع کیا گیا تھا وہ ممانعت ختم ہو گئی جب بھی گھر میں داخل ہونا ہو تو گھر کے داخلہ کی دعا پڑھیں اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھائیں تو آج اس گھر میں شیطان مردود کھانا نہ کھا سکے گا۔ نہ یہاں رہ سکے گا۔ اس کا داخلہ بند ہو گیا۔ ایسا ہی حدیث شریف میں آیا ہے۔ داخلہ کی دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ
وَّخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا
وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا .

گھر میں داخل ہونے کے وقت کی سنتیں

سُنّت : گھر میں داخل ہوتے وقت کوئی ذکر کرتا رہے . (مسلم)
سُنّت : گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا بھی حدیث میں آئی ہے .
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ وَخَیْرَ الْمَوَلَجِ
 بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا . (ابوداؤد)
سُنّت : گھر میں جو موجود ہو خواہ بیوی ہو بچے ہوں ان کو سلام کرنا .
 (ابوداؤد)

سُنّت : جب گھر والوں میں سے کسی کے بے پردہ ہونے کا وقت یا
 اندیشہ ہو تو اطلاع دے کر اندر داخل ہونا . (مشکوٰۃ)
سُنّت : گھر والوں کو کنڈی سے یا پیروں کی آہٹ سے یا کھکھارنے
 سے خبردار کر دینا . (نسائی)

فائدہ : بعض مرتبہ والدہ بیٹی بہن بھی ایسی حالت میں بیٹھی
 ہوتی ہے کہ اچانک پہنچ جانے سے ان کو حیا و شرم آتی ہے .
 مغرب کے بعد کھانے کی دو سنتیں ہیں جو پہلے لکھی
 گئی ہیں دھیان میں رکھیں .

سُنّت : عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل نہ سوئیں . (مشکوٰۃ)
 مبادا عشاء کی نماز جماعت سے فوت ہو جائے . بچوں کو دین
 کی باتیں بتانے کا یہ اچھا وقت ہے . اب آپ عشاء کی نماز
 کی تیاری کریں .

صلوٰۃ عشاء

سُنّت : عشاء کے فرضوں سے پہلے چار رکعت سُنّت ہیں۔ (مشکوٰۃ)
سُنّت : عشاء کے فرضوں کے بعد دو رکعت سُنّت ہیں۔ (مشکوٰۃ)
سُنّت : عشاء کی ان دو سُنّتوں کے بعد بجائے دو رکعت نفل پڑھنے کے چار رکعت نفل پڑھے تو شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(الترغیب)

اور جس کی تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلتی ہو تو یہ چار رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں تو تہجد میں شمار ہو جاتی ہیں اگر بچل رات کو آنکھ کھل جائے تو اس وقت بھی تہجد کی نماز پڑھ لیں ورنہ یہ چار رکعت بھی کافی ہو جاویں گی۔

سُنّت : وتروں کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان نفلوں میں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اِذَا زُلْزِلَتْ اِلَّا رَحْمٰتُ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے تو یہ دو رکعت قائم مقام تہجد کے ہو جاتی ہیں۔ (الترغیب)
فائدہ : ہو سکے تو دو دنوں جگہ یعنی وتروں سے پہلے چار رکعت اور وتروں کے بعد دو رکعت نفل میں تہجد کی نیت کر لیا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ تہجد کی فضیلت و ثواب سے محروم نہ ہوگی۔

سُنّت : عشاء کی نماز کے بعد (بلا ضرورت) دنیوی باتیں کرنا منع (یعنی مکروہ تنزیہی) ہیں۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : اندھیری رات ہو، روشنی کا انتظام نہ ہو تب بھی مسجد میں جا

کرنمازِ عشاء ادا کرنا موجب بشارت ہے۔ (ابن ماجہ)
سُنَّت : ہر فرض نماز کو جماعت کے ساتھ تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ادا کرنا۔
 (الترغیب)

سُنَّت : جو شخص چالیس رات عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ تکبیرِ اولیٰ سے ادا کرے تو اس کے لئے دوزخ سے برأت (بری ہونا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

سُنَّت : وتروں کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا۔ (ابوداؤد)
 (کبھی کبھی چھوڑ دیا کریں)۔

سُنَّت : وتر کی نماز سے فارغ ہو کر نین مرتبہ آواز کے ساتھ سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْقُدُّوسِ پڑھنا۔ تیسری مرتبہ ذرا کھینچ کر پڑھنا۔
 (مشکوٰۃ)

شب کی سنتیں

سُنَّت : گھر کے دروازے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر بند کریں اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر کنڈی لگائیں۔ (بخاری)
 حتیٰ کہ اگر پانی کی ہالٹی ہو تو اس کے عرض پر بھی کوئی کڑی بسم اللہ پڑھ کر رکھ دیں۔ (بخاری)

سُنَّت : جن برتنوں میں کھانے پینے کی چیزیں ہوں ان سب کو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر ڈھانپ دیں۔ (بخاری)

سُنَّت : آگ جلتی ہو یا سنگ رہی ہو اس کو بجھا دیں۔ (بخاری)

سُنّت : جس روشنی سے آگ لگنے کا خطرہ ہو تو اس کو بھی بجھا دیں ۔

(بخاری)

سُنّت : بیوی بچوں کو نصیحت آمیز کہانیاں اور خوش طبعی کی باتیں کریں ۔ (شمائل ترمذی)

سُنّت : جب بچے تقریباً نو دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو بہن بھائی کے بسترے بھی الگ الگ کر دیں ۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : سُرمہ دال رکھیں اور سوتے وقت خود بھی اور بچوں کے بھی تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں سُرمہ ڈالیں پہلے تین مرتبہ دائیں آنکھ میں پھر بائیں آنکھ میں ڈالیں ۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : بستر بچھا ہوا ہو یا پٹا ہوا ہو تو لیٹنے سے پہلے اس کو جھاڑ لیں ۔ تہبند کے ایک کنارے ہی سے جھاڑ لیں ۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : سونے کے لئے پھر مسواک کر لیں ۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : سونے کے قبل دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک

ماریں ، ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سورہ

اخلاص پڑھیں ۔ پھر پوری بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پڑھ کر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ پڑھ کر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھیں اور

دونوں ہاتھوں کو سر سے پاؤں تک جہاں تک ہاتھ پہنچے پھیر

لیں ۔ پہلے سامنے سر سے شروع کر کے پیروں تک اس کے بعد

کمر کی طرف کو پھیر لیں ۔ اس طرح سے تین بار کریں ۔ (ترمذی)

سُنّت : خود بستر بچانا ۔ (مسلم)

- سُنّت : تکیہ لگانا . (مسلم)
- سُنّت : چہرے اور کھال کو بستر بنا کر ان پر سونا .
- سُنّت : چٹائی پر سونا .
- سُنّت : بوریئے پر سونا .
- سُنّت : کپڑے کے فرش پر سونا .
- سُنّت : زمین پر سونا .
- سُنّت : تخت پر سونا .
- سُنّت : چار پائی پر سونا . (نشر الطیب وغیرہ)
- سُنّت : ہر جگہ آپ کو سنت کی نیت سے ثواب مل سکتا ہے .
- سُنّت : داہنی کر دھڑ پر قبلہ رو ہو کر سونا . (بخاری و مسلم)
- سُنّت : داہنے ہاتھ کے اوپر سر رکھ کر سونا . (بخاری)
- سُنّت : لیٹ کر یہ دعا پڑھنا .
- بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنَّ
أَمَكْتُ نَفْسِي فَإِزْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا
بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ (مشکوٰۃ)
- اگر یہ بڑی ہو تو اس طرح پڑھیں .
- اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى (مشکوٰۃ)
- سُنّت : تین بار یہ استغفار پڑھیں .
- اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
وَاَتُوبُ اِلَيْهِ . (ترمذی)
- سُنّت : قرآن مجید میں سے کوئی ایک سورۃ پڑھیں جو یاد ہو . (ترمذی)

سُنّت : طہارت کے ساتھ سونہیں (الترغیب) پہلے سے وضو ہو کالی ہے
 درز وضو کر لیں۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو سونے کی نیت سے تیمم ہی
 کر لیں۔

سُنّت : ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر
 پڑھیں اور ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر سو جائیں۔ (مشکوٰۃ)
سُنّت : تہجد کے لئے مصلیٰ سر ہانے رکھ کر سونا۔ (نسائی)
سُنّت : سورہ واقعہ کا ورد کر لینے سے فقر و فاقہ کی نوبت نہیں آتی۔
 (الترغیب)

فائدہ : اور بہت سے اور ادا عادیث میں آئے ہیں جس کو جو
 اچھا لگے یا کسی کا معمول ہو پڑھ لیا کریں۔
سُنّت : (بجھد از بچوں سے پوری احتیاط ہو سکے، تب یہاں بیوی کا
 ایک بسترے پر سونا۔ (مشکوٰۃ)
سُنّت : تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کی نیت کر کے سونا۔ (نسائی)
سُنّت : وضو کا پانی اور مسواک پہلے سے تیار رکھنا۔ (مسلم)
سُنّت : جس وقت رات کو آنکھ کھل جائے صبح صادق ہونے سے پہلے
 تہجد کی نماز پڑھنا۔ (مشکوٰۃ)

فائدہ : تہجد کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ
 رکعت ہوتی ہیں۔ یہ تو سُنّت ہیں باقی نوافل جس قدر چاہیں آپ
 پڑھیں۔ کوئی ذکر الہی کریں، تلاوت کریں، اگر چاہیں تو تہجد پڑھ
 کر پھر سو جائیں درست ہے مگر فجر کی نماز جماعت سے ادا کریں۔

راز داری کی سنتیں

سُنّت : بیوی کے ساتھ مجامعت کرنا۔ (مسلم، ابن ماجہ)
کیا آپ نے کبھی دیکھا اونٹ کس طرح بیٹھتا ہے؟ اس کی عجیب
نشست ہے۔ (ازطحاوی)

سُنّت : بیوی کے ساتھ کھیل مذاق کرنا۔ (ترمذی)
سُنّت : اگر ایک بار کے بعد دوبارہ ضرورت مجامعت کی ہو تو درمیان
میں سب سے افضل بات تو غسل کر لینا ہے ورنہ وضو کافی
ہے۔ کم از کم استنجا ہی کر لیا جائے تو بڑی نفاست کی بات
ہے۔ (جمع الفوائد)

سُنّت : ہر مرتبہ غسل کرنا افضل ہے اور آخر میں ایک غسل بھی
کافی ہے۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : فراغت پر غسل کرنا تو دونوں پر ہی فرض ہو جاتا ہے لیکن
اسی وقت غسل کر کے سونا افضل ہے۔ (بخاری)
غسل کو جی نہ چاہے تو با وضو ہو کر سوئے۔ (مشکوٰۃ)
یہ بھی نہ ہو سکے تو استنجا کر کے سو جائیں اور اگر یہ بھی نہ ہو
سکے تو تیمم کر کے سونا بھی حدیث شریف میں آیا ہے اگر بغیر
پانی کے استعمال کئے یوں ہی سو رہیں تو اسامی حدیث سے
ثابت ہے (الحمد لله) اللہ تعالیٰ نے بہت آسان فرمادی ہے۔
(جمع الفوائد)

لیکن صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے یہ ترتیب ہے صبح صادق

ہو جانے کے بعد غسل کرنے میں دیر نہ کرنا چاہیے۔ غسل کا مسنون طریقہ وہی ہے جو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

سُنّت: غسل کر لینے کے بعد تالیہ سے بدن پوچھنا اور نہ پوچھنا دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں لہذا دونوں طریقے ہی مسنون ہوئے۔ (جمع الفوائد)

سُنّت: ایسی حالت میں جب غسل فرض ہو گیا ہو کھانا پینا ہو (جیسے سحری کے وقت) تو ہاتھ پہنچوں تک دھولیں کئی غرارہ کر کے کھائیں پئیں (غسل بعد میں صبح صادق کے بعد کر لیں۔ جمع الفوائد) (تو ایسا بھی ہو سکتا ہے)

سُنّت: جب بیوی کو ماہواری کا خون آرہا ہو تو اس سے صحبت کرنا حرام ہے البتہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کپڑا بندھا دیا جائے تو کپڑے کے اوپر سے اور باقی تمام بدن سے نفع اٹھانا جائز ہے۔ خواہ باقی بدن ننگا ہی ہو۔ صرف ناف سے گھٹنوں تک بدن کے اندر ہاتھ نہ ڈالے (جمع الفوائد) اور ان آیام میں پکس بیٹھا۔ ساتھ سونا سب جائز ہے لیکن صحبت کرنا حرام ہے۔

سُنّت: جماعت کرتے وقت یا غسل فرض ہو جانے کے بعد غسل کرنے سے پہلے مرد و عورت کو جو پسینہ آتا ہے وہ پسینہ پاک ہے۔ اس پسینے کے کپڑوں سے لگنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے ان کپڑوں سے نماز پڑھنا درست ہے البتہ منی ناپاک ہے اس کو دھو ڈالنا چاہیے۔ (موطا)

سُنّت: جن کپڑوں سے مجامعت کی ہے وہ کپڑے پاک ہی رہتے ہیں صرف اتنی جگہ ناپاک ہوتی ہے جتنی جگہ منی لگی ہے اتنی جگہ کو پاک کر کے ان کپڑوں سے نماز پڑھنا درست ہے خواہ کپڑا دھونے کے بعد گیلیا ہی ہو۔ (ابوداؤد)

سُنّت: رات کو اچھا خواب نظر آئے طبیعت چلے تو کسی سجدہ اور محبت والے آدمی سے ذکر کر دے تاکہ اچھی تعبیر دیے اور اگر بُرا اور ڈراؤنا خواب دکھائے دے تو جس وقت آنکھ کھلے اسی وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ایک بار پڑھ کر بائیں ہاتھ کی طرف تین مرتبہ تھکارتے اور کروٹ بدل کر سوجائے اور کسی سے ذکر نہ کرے انشاء اللہ کوئی ضرر نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

سُنّت: جب نیند کھلنے کے بعد اٹھ بیٹھنے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاْنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا
وَالِيْهِ النُّشُوْرُ

فائدہ: چوبیس گھنٹے میں پیش آنے والی مختصر سنتیں عرض کی گئی ہیں۔ صبح اٹھ کر پھر وہی سنتیں شام تک پھر رات تک سونے کے بعد اٹھنے تک کی ادا کر لیا کریں۔ اسی طرح ہمیشہ کے لئے زندگی کا معمول ہو جائے گا۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں خدائے تعالیٰ نے اپنی محبت عطا فرمانے اور گناہوں کی مغفرت کا قرآن مجید میں وعدہ فرمایا ہے حق تعالیٰ شانہ کی محبت اور حبیب خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، ان دونوں کی رضا جوئی ہی خلاصہ زندگی و حیات ہے چند روز میں آپ دیکھیں گے کہ ہر قدم پر ان کی ہی محبت کی رہگذر معلوم ہوگی اور یہ محبت مامود یہ ہے جس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ پھر یوں کہیں گے ۷

محبت کی کشش اب راہبر معلوم ہوتی ہے
جدھر جاتا ہوں ان کی رہگذر معلوم ہوتی ہے
رگ و پے میں ہے ساری لذت در و جگر پھر بھی
طبیعت تشنہ در و جگر معلوم ہوتی ہے
جہاں تک بھی نظر جاتی ہے جلوہ گاہ بستی میں
محبت ہی محبت جلوہ گر معلوم ہوتی ہے
(حضرت عارفی)

باس کے متعلق سنتیں

سُنّت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کُرتے کو پسند فرماتے تھے۔ آپ کے کُرتے کی آستینیں ہاتھوں کے پہنچوں تک ہوتی تھیں کُرتے کا گلا سینے کی طرف ہوتا تھا اور اتنا فراخ کہ کھلے ہوئے ہونے کے وقت ایک صحابیؓ نے ہاتھ ڈال کر پشت کی جانب مہرِ نبوت کو برکت کے لئے ہاتھ لگایا تھا۔ (شمائل ترمذی)

سُنّت: آپ کا کُرتا ٹخنوں سے اوپر نصف پندل تک ہوتا تھا۔
(حاکم)

سُنّت : پانجامہ کا آپ نے نرخی کیا ہے (سترکی وجہ سے آپ کو محبوب تھا) (ترمذی) لیکن عمر بھرازا یعنی تہبند ہی استعمال فرماتے رہے ہیں۔ (شامل ترمذی)

سُنّت : آپ کا لباس چادر رنگل کرتہ عمامہ ہوتا تھا۔ دھاری دار چادر پسند کرتے تھے۔ عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھتے تھے کبھی صرف ٹوپی پہنتے۔ کسی وقت صحن عمامہ بھی باندھ لیتے تھے عمامہ کا شملہ کبھی ہوتا کبھی نہ ہوتا۔ شملہ کمر کی جانب ہوتا تھا۔ آپ نے قبا بھی پہنی ہے آپ کی چادر مبارک کا طول چھ ہاتھ اور عرض تین ہاتھ ایک بالشت تھا اور تہبند کا طول چار ہاتھ اور ایک بالشت۔ عرض دو ہاتھ ایک بالشت آیا ہے۔ تہبند نصف پنڈلی تک ہوتا تھا۔ چادر کا رنگ سُرخ دھاری دار سبز اور سیاہ رنگ کی اونی چادر بوٹے دال اور بغیر بوٹے وال استعمال فرمائی ہے۔ شاہِ روم نے پستین جس پر ریشم کی شبنام تھی بھیجی تھی آپ نے اس کو پہنا ہے۔ بعض روایات میں پانجامہ کا خریدنا اور پہننا بھی آیا ہے۔ سونے کی کڑا زیادہ استعمال فرماتے تھے۔ قیمت کیڑا بھی استعمال فرمایا۔ آپ کا تکیہ چڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کی مچال بھری ہوئی تھی۔ (شرح سفر السعادت و نشر الطیب)

سُنّت : سفید لباس آپ کو پسند تھا۔ (شامل ترمذی)

سُنّت : عورتوں کے پردہ کی چادر اتنی لمبی ہوتی تھی کہ ایک بالشت بلکہ ایک ہاتھ زمین پر گھسٹی چلتی تھی۔ (ترمذی)

سُنّت : جب لباس زیب تن فرماتے تھے کہ جوتیاں بھی تو پہلے داہنی

طرف سے پہننا شروع فرماتے اور جب کھلایا جوتا اتارتے تو پہلے
 بائیں طرف سے اتارنا شروع فرماتے تھے۔ (ترمذی)
سُنّت: کپڑا جب تک پیوند لگانے کے لائق نہ ہو جانا اس کو ردی
 نہ فرماتے تھے۔ (ترمذی)

سُنّت: جو لوگ دُنیا کے اعتبار سے اپنے سے کمزور ہیں ان کی طرف
 خیال رکھنے کو فرماتے تھے اور دین کے اعتبار سے جو لوگ اپنے
 سے زیادہ دیندار ہیں ان کی طرف وحیان رکھنے کو فرماتے۔
 (ترمذی)

سُنّت: مرد کو پا جامہ، شلوار، تہبند وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھنا
 چاہیئے۔ (ترمذی)

سُنّت: سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز سیاہ عمامہ
 باندھے ہوئے تھے۔ (مشکوٰۃ)
سُنّت: کپڑے کی سفید ٹوپی اوڑھتے تھے وہ سر کے ساتھ لگی ہوئی
 ہوتی تھی۔ (سراج المنیر)

سُنّت: آپ نے چپل (جس کی شکل زاوِ سعید میں دیکھیں) جوتیاں اور
 چمڑے کے موزے پہنے ہیں (مشکوٰۃ)
سُنّت: بائیں جانب نکیہ لگانا۔ (نشر الطیب)

بال ڈاڑھی اور مونچھوں کے متعلق سُنّتیں

سُنّت: سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک اتنی گہری
 اور گنجان تھی کہ آپ کے سینہ مبارک کو بھرویتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

سُنّت : ایک مٹت ہو جانے کے بعد، ڈاڑھی کے دائیں بائیں جانب سے بڑھے ہوئے بال لینا تاکہ خوبصورت ہو جائے۔ (شرح الشائل)

سُنّت : ایک مٹت یا اس سے بڑی ڈاڑھی رکھنا۔ (ترمذی)

سُنّت : مونچھوں کو کتر دانا اور کتر دانے میں مبالغہ کرنا۔ (ترمذی)

سُنّت : حدِ شرعی میں رہ کر خط بنوانا۔ سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو درست کر کے تیل ڈالنا۔ (موطا امام مالک)

سُنّت : سر اور ڈاڑھی میں کنگا کرنا۔ (ترمذی)

سُنّت : سر پر سُنّت کے مطابق پٹے رکھنا۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : زیر ناف، بغل، ناک کے بال لینا۔ (بخاری و مسلم)

(چالیس روز گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔)

(مرقات)

سُنّت : ڈاڑھی کو مہندی و سہم کا خضاب کرنا یا سفیدی ہی رہنے دینا

دونوں باتیں مسنون ہیں۔ (موطا امام احمد)

سُنّت : عورتوں کو ناخنوں پر مہندی لگانا۔ (ابوداؤد)

بچہ پیدا ہونے کے وقت

سُنّت : جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں

کان میں تکبیر کہنا۔ (مسند ابویعلیٰ)

سُنّت : جب سات روز کا ہو جائے تو اس کا اچھا نام رکھنا۔ (ابوداؤد)

سُنّت : ساتویں روز عقیقہ کرنا۔ (ابوداؤد) ساتویں روز نہ ہو تو

پچودھویں روز ورنہ اکیسویں روز۔

سُنّت : کسی بزرگ سے جھوارہ چلکوا کر بچے کے منہ میں چٹانا اور بزرگ کا دُعا کرنا . (بخاری و مسلم)

مختلف سُنّتیں

- سُنّت : بیمار کی دوا دارو کرنا . (ترمذی)
- سُنّت : مضرات سے پرہیز کرنا . (ترمذی)
- سُنّت : بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو . (مشکوٰۃ)
- سُنّت : خلافِ شرع تعویذ، گنڈے، ٹونکے مت کرو . (مشکوٰۃ)
- سُنّت : گھر پر مہمان آئے تو اس کی عزت و اکرام کرنا . (مشکوٰۃ)
- سُنّت : کسی شخص نے آپ کی مہمان نوازی جان کر نہ کی ہو لیکن جب وہ آپ کے گھر آئے تو اس کی مہمانداری کرنا . (ترمذی)
- سُنّت : مہمان جب رخصت ہو تو گھر کے دروازے تک اس کو چھوڑنا . (ابن ماجہ)
- سُنّت : پڑوسی کو اپنی ایذا سے بچانا، اس کو اچھی بات کہنا ورنہ خاموش رہنا صلہ رحمی کرنا . (بخاری و مسلم)
- سُنّت : اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا . (بخاری)
- سُنّت : کوئی شخص آپ کے لئے ہدیہ یا تحفہ لائے اور آپ کا اس کی طرف شوق بھی نہ تھا تو اس کا قبول کر لینا . (الترغیب)
- سُنّت : جمعہ و عیدین کی نماز کے لئے غسل کرنا، جلدی نماز کے لئے چلے جانا، دُعاں دنیا کی باتیں نہ کرنا، پہلی صف میں امام کے پیچھے جا کر بیٹھنا، آدمی اگر پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کو پھلانگ کر

نہ جانا۔ دو آدمیوں میں جو پاس پاس بیٹھے ہوں ہلالی نہ کرنا۔
خطبہ کے وقت خاموش رہنا۔ جمعہ سے قبل چار رکعت سُنت
ہیں۔ جمعہ کے فرضوں کے بعد چار سُنت پھر دو سُنت ہیں۔

(الترغیب)

سُنت :○ جو مسلمان ملے اس کو سلام کرنا۔ چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا
سلام کا جواب و علیکم السلام کہنا اور چھینک کا جواب یرحمک اللہ
سے دینا واجب ہے۔

○ بیمار ہو جائے تو اس کو پوچھنے کے لئے جانا۔ مر جائے تو
دوسرے مسلمانوں کے ہوتے ہوئے بھی اس کے جنازے کے
پیچھے چلنا۔ نماز و دفن میں شریک رہنا۔

○ جب کوئی دعوت دے تو بلا عذر شرعی دعوت رو نہ کرنا۔
○ امانت کو بعینہ ادا کرنا۔ وعدے کو پورا۔
○ کوئی رشتہ دار بدسلوکی کرے اس کے ساتھ سلوک سے
پیش آنا

○ چھوٹوں پر رحم کرنا۔ بڑوں کی عزت کرنا۔

○ پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا۔

○ غیر مسلم اقوام کی وضع قطع، ان کے رسم و رواج ترک کر کے
ان کو اسلام کے مطابق کرنا۔

○ غصہ پی جانا، مسلمانوں کو اپنے ہاتھ و زبان سے محفوظ رکھنا،

○ نعمت پر شکر کرنا، مصیبت پر صبر کرنا، گانے کی طرف کان

نہ لگانا۔ (الترغیب والترہیب)

سُنّت : اہل بیت، صحابہ کرام، ازواجِ مطہرات سب سے محبت رکھنا۔

(ترمذی)

سُنّت : سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے

رہنا۔ (ترمذی)

سُنّت : دُعا کے اول و آخر میں درود شریف پڑھنا۔ (مشکوٰۃ)

سُنّت : خوش طبعی کرنا اور اس میں سچ بولنا۔ (نشر الطیب)

سُنّت : اپنے اوقات میں کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لئے کچھ گھر والوں

کے حقوق ادا کرنے کے لئے جیسے ان سے ہنسنا بولنا، ایک جگہ

اپنے بدن کی راحت کے لئے نکالنا۔

سُنّت : دین کی بات سن کر دوسرے مسلمان تک پہنچانا۔

سُنّت : اپنی زبان کو لایعنی باتوں سے بچانا۔

سُنّت : کشادہ روئی اور حسن اخلاق کے ساتھ ملنا۔

سُنّت : اپنے ملنے جلنے والوں کے حالات کا استفسار کرنا۔

سُنّت : اچھی بات سن کر اس کی اچھائی بُری بات سن کر اس کی بُرائی سمجھنا۔

سُنّت : ہر کام کو انتظام سے کرنا۔

سُنّت : کسی قوم کا آبرو دار آدمی ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔

سُنّت : مجلس میں اٹھنا بیٹھنا ذکر اللہ کے ساتھ ہو۔ ہر مجلس میں ایک

بار کسی وقت درود شریف پڑھنا۔

سُنّت : مجلس میں جو جگہ مل جائے اس جگہ بیٹھ جانا۔

سُنّت : کوئی شخص جہاں بیٹھا ہے اس کو کسی ترکیب سے اٹھا کر خود

ہاں نہ بیٹھنا۔

سُنّت : بات کا نرمی سے جواب دینا ۔
سُنّت : سات برس کا بچہ ہو جائے تو نماز و دیگر دین کی باتوں کا حکم کرنا ۔

سُنّت : دس برس کا ہو جائے تو مار کر نماز پڑھوانا ۔
 (ہذا اکل من نشر الطیب)

خیر و برکت اور ثواب دارین سُنّتوں پر چلنے میں ہے

سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑے سخی تھے۔ کسی سوال کرنے والے کو نہیں ”کبھی نہیں کہا“ ہوا تو فوراً دے دیا۔ ورنہ نرمی سے سمجھا دیا کہ دوسرے وقت آئے گا تو لے جانا۔ آپ بات کے بہت سچے تھے۔ سب باتوں میں آسان اور سہولت اختیار فرماتے۔ اپنے اُٹھنے بیٹھنے والوں کا سب کا خیال رکھتے۔ ان کی پوچھ گچھ رکھتے۔ گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کسی کو اپنے سے تکلیف نہ پہنچے۔ اسی لئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اُٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے، آہستہ سے کواڑ کھولتے، آہستہ سے باہر چلے جاتے۔ اسی طرح سے گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ چلتے تو نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے۔ مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے سے آتا تو سلام پہلے آپ ہی کرتے، عاجزانہ صورت سے بیٹھتے۔ غریب مسکینوں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ چپاٹ کبھی نہیں کھائی۔ تکلف کی طشتریوں میں کھانا نہیں کھانا۔ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے خوف

سے غلگلیں سے رہتے۔ اکثر اوقات خاموش رہتے۔ بلا ضرورت کلام نہ فرماتے۔ جب بولتے تو اتنا صاف کہ سُننے والا خوب سمجھ لے نہ اتنا کلام فرماتے کہ آدمی اُکٹا جائے نہ اتنا مختصر کہ بات ادھوری رہ جائے۔ بات میں کام میں، برتاؤ میں سختی نہ فرماتے۔ نرمی کو پسند فرماتے۔ اپنے پاس آنے والے کی بے قدری نہ فرماتے۔ نہ کسی کی بات کاٹتے، البتہ اگر خلاف شرع ہوتی تو اس کو روک دیتے تھے یا دُعا سے خود اٹھ کر چلے جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی بر نعمت کو بہت بڑی خیال فرماتے۔ کھانے پینے کی چیز میں عیب نہ نکالتے۔ اگر دل چاہتا کھالیتے، ورنہ چھوڑ دیتے مگر کسی دنیوی کام کے بگڑ جانے پر مثلاً کسی نے کوئی چیز توڑ دی یا کام بگاڑ دیا تو آپ کو غصہ نہ آتا تھا البتہ اگر کوئی بات دین کے خلاف ہوتی تو آپ کو سخت غصہ آتا کبھی آپ نے اپنے ذاتی معاملہ میں غصہ نہیں کیا اور نہ اپنے نفس کا کسی سے بدلہ لیا۔ کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تو چہرہ موڑ لیتے تھے لیکن زبان سے سخت کسمت نہیں کہتے۔ جب خوش ہوتے تو بچی نگاہ کر لیتے نہایت ہی شرمیلے تھے۔ زور سے کھلکھلا کر نہ ہنستے بلکہ تبسم فرماتے۔ سب میں ملے جلے رہتے تھے۔ (یعنی شان بنا کر نہیں رہتے تھے، بلکہ کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیا کرتے تھے لیکن مذاق میں بھی سچی بات کہتے۔ نماز میں اتنا لمبا قیام فرماتے کہ قدم مبارک ورم کر آتے تھے۔ نماز میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو سیزہ مبارک میں سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی۔

لے رات کی نمازِ نفل میں۔

یہ خوفِ خدا کی وجہ سے حالتِ ہرقی، مزاجِ مبارک میں اتنی تواضع تھی کہ اُمت کو یوں فرما دیا کہ مجھ کو بہت مت بڑھانا۔ اگر کوئی غریب آتا یا بڑھیا آپ سے بات کرنا چاہتی تو سڑک کے ایک کنارے پر سٹھنے کے لئے کھڑے ہو جاتے یا بیٹھ جاتے۔ اگر کوئی بیمار ہوتا تو اس کی بیمار پُرسی فرماتے کسی کا جنازہ ہوتا تو اس میں شریک ہو جاتے کوئی بھی آدمی دعوت کرتا قبول فرما لیتے۔ کوئی جو کی روٹی یا بد مزہ چربی ہی کھلاتا تو دعوت سے عذر نہ فرماتے۔ زبانِ مبارک سے بیکار بات نہ نکالتے۔ سب کی دلجوئی فرماتے۔ ایسا برتاؤ نہ کرتے جس سے کوئی گھبرا جائے۔ ظالموں، شریروں سے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر سب کے ساتھ خندہ پیشانی اور خوش اخلاق کے ساتھ پیش آتے۔ ہر کام کو انتظام کے ساتھ کیا کرتے۔ بیٹھے اُٹھتے خدا کی یاد کرتے۔ کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں کنارے پر جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ اگر بات کرنے والے کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منکر کے بات کرتے۔ ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص کا یہی خیال ہوتا تھا کہ مجھ سے سب سے زیادہ آپ کو محبت ہے۔ اگر کوئی بات کرنے بیٹھا تو جب تک دودھ نہ اٹھے آپ نہ اٹھتے۔ گھر پر آرام کے لئے ٹکیہ لگا کر بیٹھ جاتے۔ گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے مثلاً بکری کا دودھ نکال لیا، اپنے کپڑے صاف کر لئے اپنے کام تو اپنے ہاتھ ہی سے اکثر کیا کرتے تھے۔ کیسا ہی بُرا آدمی آپ کے پاس آتا اس سے اچھی طرح سے ملتے تھے اس کی دل شکنی نہ فرماتے تھے، نہ سختی سے بولتے، نہ سختی فرماتے۔ آپ چلانے والے نہ تھے۔ بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے۔ اپنے ہاتھ سے انسان تو کیا کسی جانور کو بھی نہیں مارا۔ ہاں شرع کی رو

سے ضرور مزاد دیتے تھے۔ اگر کوئی آپ پر زیادتی کرتا تو بدلہ نہ لیتے ہر وقت ہنس مکھ ہو کر ملنے حالانکہ آخرت کی فکر رہتی تھی۔ کسی کا عیب بیان نہ کرتے نہ بات منہ پر مارتے، نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے۔ زبان مبارک سے وہی بات کہتے جس میں ثواب ملے۔ کوئی پردیسی آتا اس کی خبر گیری کرتے، اگر کوئی بے ادبی کرتا برداشت فرماتے۔ (خدا تعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین)

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے نہ بہت زیادہ لالہ تھے نہ پستہ قد تھے۔ (بیہقی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کرنے والے تھے۔ (ابن سعد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے وقت قدم مبارک اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اکھڑتا تھا اور قدم اس طرح رکھتے تھے کہ ذرا آگے کو جھک جاتے تو اصنع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے۔ اس طرح چلتے گویا کسی بلندی سے پستی میں اتر رہے ہوں جب کسی چیز کو کوٹ کی طرف دیکھتے تو پورا چہرہ پھیر کر دیکھتے۔ متکبروں کی طرح کنکھیوں سے نہ دیکھتے۔ نگاہ نیچی رکھتے غایت حیا سے کسی کی طرف نگاہ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔ جب کوئی ملتا تو پہلے آپ ہی سلام کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

آپ کے کلام میں ترتیل ہوتی تھی یعنی ٹھہر ٹھہر کر بات چیت فرمانے تاکہ مخاطب اچھی طرح سمجھ لے۔ اس قدر ٹھہرتے بھی نہ تھے کہ مخاطب گھبرا جائے (بعض مرتبہ سمجھانے کے لئے) بات کو تین تین بار کہتے۔ کلام نہایت

عہدہ طریقہ سے فرماتے۔ ہر موقعہ کا لحاظ رکھتے یعنی جیسا مخاطب ہوتا اس کی فہم کے مطابق کلام کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ خوش اخلاقی کا اعلیٰ مرتبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوا تھا نہ پہلے کسی کو میسر ہوا تھا اور نہ آئندہ میسر ہو گا۔ خوش اخلاقی کے ساتھ انتظام کا بڑا کمال حاصل تھا۔ ہر کام میں قواعد کی پابندی فرماتے دوسرے سے کوئی کام میں کمی ہو جاتی تو زجر نہ فرماتے۔ (ابوداؤد)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بہت ناگوار ہوتا تھا۔ (بیہقی)
آپ اپنے آپ کو دنیا میں مسافر کی طرح سمجھتے تھے دنیوی رونق سے تعلق نہ تھا۔ (عزیزی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت زیادہ محبوب تھی ایسی عبادت جو ہمیشہ ادا ہو سکے۔ (بخاری)

جب آپ امام ہوتے تو بہت مختصر نماز پڑھتے اور جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو بہت طویل پڑھتے تھے۔ (نسائی)
جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوتے۔ دائیں بائیں طرف کھڑے ہو جاتے اور فرماتے السلام علیکم۔ (ابوداؤد)

جب کوئی آپ کے پاس آتا تو آپ اس کو خوش و خرم دیکھتے تو اس کا ہاتھ اپنے ماتھے میں لے لیتے (تاکہ انسیت ہو جائے) (ابن سعد)
جب آپ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو محبوب نہ ہوتا تو اس کا نام تبدیل کر دیتے تھے۔ (ابن سعد)

جب کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مالِ زکوٰۃ اس غرض

سے لانا کہ مستحقین میں تقسیم فرما دیں تو آپ اس لانے والے کو دعا دیتے
 کہ اے اللہ! فلاں شخص پر رحم فرما۔ (احمد)
 فائدہ: یہ ساری باتیں سنتیں ہیں ہم کو عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
 سنت: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل پیش آتی تھی تو اس
 طرح کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ
 اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے اَلْحَمْدُ
 لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ (حاکم)

سنت: جب آپ کے پاس ہدیہ کو لے چل آتا اور وہ پھل اول مرتبہ
 ہی کھانے کے قابل ہوتا تو اس کو آپ آنکھوں سے لگاتے پھر
 دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے اَللّٰہُمَّ کَمَا اَرٰیْتَنَا
 اَوَّلَہٗ فَاِذَا رَنَا اِخْدَہٗ پھر بچوں کو دے دیتے تھے جو
 بھی بچے اس وقت آپ کے پاس ہوتے۔ (ابن السنی)
 سنت: جب آپ سر میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تو بائیں ہاتھ کی
 پھیل میں اس تیل کو رکھتے اور پہلے ابروؤں پر، پھر آنکھوں
 پر اور پھر سر پر لگاتے (مراد پک ہیں) اس طرح جب ڈاڑھی
 مبارک پر تیل لگانا چاہتے تو پہلے آنکھوں کو لگاتے پھر ڈاڑھی
 میں لگاتے۔ (شیرازی عزیزی)

سنت: جب آپ کو خوشبودار تیل پیش کیا جاتا تو پہلے آپ اس
 میں انگلیاں ڈبوئے پھر جہاں لگانا ہوتا انگلیوں سے استعمال
 فرماتے۔ (ابن عساکر)

سنت: جب آپ شکر کو رخصت فرماتے تو یہ دعا دیتے۔

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَابِتِيكُمْ
أَعْمَالِكُمْ . (راہد افد)

فائدہ : جب آپ کسی کو رخصت کریں یہی پڑھ لیا کریں .
سُنّت : جب بادِ شمال (بروا) چلتی تو یہ دعا کرتے . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَرْسَلْتَ فِیْهَا . (طبرانی)
سُنّت : جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اطلاع برتی کہ
اہل بیت میں سے کسی نے جھوٹ بولا ہے تو برابر اس سے
رنجیدہ اور ناراض رہتے یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیتا جب توبہ
کر لیتا تو آپ بدستور اس سے راضی ہو جاتے . (راحد)
سُنّت : جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم غلگین ہوتے تو ڈاڑھی مبارک کو
ہاتھ میں لے لیتے اور ڈاڑھی کو دیکھتے تھے . (شمیرازی)
ایک روایت میں ہے کہ غم کے وقت اکثر آپ ڈاڑھی مبارک
پر ہاتھ لے جایا کرتے تھے .

سُنّت : جب آپ کو کوئی دشواری پیش آتی تو سر آسمان کی طرف لے
جاتے اور کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ . (ترمذی)
سُنّت : جب آپ کو کسی کے متعلق بُری بات معلوم ہوتی تو یوں نہیں
فرماتے کہ فلاں شخص کو کیا ہوا کہ ایسا ایسا کرتا ہے بلکہ یوں فرماتے
کہ لگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا ایسا کرتے ہیں . (ترمذی)
سُنّت : جب جاڑے کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو اندر سونا شروع فرماتے
اور جب گرمی کا موسم آتا جمعہ کی رات کو باہر سونا شروع فرماتے .
سُنّت : جب نیا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے یعنی الْحَمْدُ لِلّٰهِ

یا اور کوئی شکر کا لفظ کہتے اور شکرانے کے دو نفل پڑھتے
 اور پرانا کپڑا کسی محتاج کو دے دیتے۔ (ابن عساکر)
سُنّت : جب آپ کو زیادہ جنسی آتی تو آپ منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔
 وبعوی سنتوں پر عمل کرنا کون سا مشکل کام ہے۔
سُنّت : جب آپ کسی مجلس میں بیٹھے اور بات چیت فرماتے تو جس
 وقت دہاں سے آنکھنے کا ارادہ فرماتے تو دس سے لے کر
 پندرہ مرتبہ تک استغفار فرماتے۔ (ابن اسنی)
 ایک روایت میں یہ استغفار آیا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
 الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔
سُنّت : جب آپ بیٹھ کر باتیں کرتے تو کثرت سے آسمان کی طرف
 نگاہ اٹھاتے تھے۔ (ابوداؤد) آسمان کے عجائبات دیکھ کر
 قدرت الہی کی طرف توجہ فرماتے۔
سُنّت : جب آپ کو کوئی دشواری پیش آتی تھی تو آپ نمازِ نفل
 پڑھتے تھے۔ اس عمل سے ظاہری و باطنی، دنیوی و اخروی
 نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)
سُنّت : جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازدواجِ مطہرات کے پاس
 ہوتے تو بہت نرمی اور خاطر داری اور بہت اچھی طرح ہنستے
 ہوتے تھے۔ (ابن عساکر)
سُنّت : جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی عیادت فرماتے تو اس
 سے آپ یہ کہتے تھے۔ لَا بَأْسَ طَهُوْرًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔
 (بخاری)

سُنّت: جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دُعا فرماتے تو پہلے اپنے لئے فرماتے پھر دوسروں کے لئے فرماتے۔
(طبرانی)

سُنّت: جب آپ کو کوئی پریشانی یا خوف ہوتا تو اس طرح پڑھا کرتے **اللَّهُ أَكْبَرُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا**۔ (نسانی)
سُنّت: ازواجِ مطہرات میں سے کسی کی آنکھ دکھتی تو آرام ہونے تک اُن سے ہمبستری نہ فرماتے تھے۔ (ابن مندہ)

سُنّت: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ چلتے تو خاموش رہتے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔ (ابن سعد)

سُنّت: جب آپ کو چھینک آتی تو ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آواز کو پست فرماتے تھے۔ (ترمذی)
سُنّت: آپ کسی بات سے راضی ہوتے تو خاموشی اختیار کرتے۔
(ابوداؤد)

سُنّت: جب آپ کو کھڑے ہوئے غصہ آتا تو بیٹھ جاتے اور بیٹھے ہوئے غصہ آتا تو لیٹ جاتے تھے (تاکہ غصہ فرو ہو جائے)
(ابن ابی الدنیا)

سُنّت: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ اُسے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے (ابوداؤد)

سُنّت : آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ کے صحابہ میں سے کوئی آپ سے ملتا اور وہ ٹھہر جاتا تو اس کے ساتھ آپ بھی ٹھہر جاتے اور جب تک وہ نہ جاتا آپ ٹھہرے ہی رہتے اور جب کوئی آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہتا تو آپ اپنا ہاتھ دے دیتے اور جب تک وہ خود نہ ہاتھ چھوڑے آپ ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ کسی سے اپنا چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور کوئی چپکے سے بات کہتا چاہتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے تھے اور جب تک وہ فارغ نہ ہوتا آپ کان نہیں ہٹاتے تھے۔ (نسائی)
سُنّت : جب صحابہ کرام ملنے تو آپ ان سے مصافحہ کرتے اور دعا فرماتے تھے۔ (نسائی)

اور مصافحہ سے پہلے بھی سلام کرتے۔ (طبرانی)
سُنّت : جب کسی کا نام نہ آتا اور اس کو بلانا ہوتا تو یَا اَبْنُ عَبْدِ اللّٰہ (اے اللہ کے بندے کے بیٹے) کہہ کر بلاتے۔ (ابن اسنی)

سُنّت : جب آپ چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔ (طبرانی)

سُنّت : آپ عین دن سے قبل مسد آن شریف ختم نہ کرتے تھے۔ (ابن سعد)

سُنّت: آپؐ جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے اگر کوئی آپؐ سے سوال کرتا اگر اس کے سوال کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو ہاں کہہ دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔ (ابن سعد)

هو المِسْكُ ما كَرِهَتْهٖ يَتَضَوُّعٌ يٰٓاَيُّهَا الْمُسْكُ
ہے جتنی دُفد پڑھو، عمل کرو خوشبو ہی خوشبو مہکاتی ہے۔
یہ ان کی باتیں ہیں جو خداوند تعالیٰ کی ساری مخلوقات اور کائنات کے سردار فخر الانبیاء خاتم النبیین ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَاتَّبَاعِهٖ يَّعْدَدُ مَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ



حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی خاتونِ جنت
بی بی فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کس طرح کیا؟

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ساڑھے پندرہ سال کی ہو
گئی اور بن بلوغت کو پہنچ گئیں تو پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
دولتِ عظمیٰ کے شرف کی درخواست کی مگر آپ نے کم عمر ہونے کا عذر فرمادیا
پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی عمر اس وقت اکیس سال کی تھی
شرماتے ہوئے خود ہی حاضر خدمت ہو کر حضور سے زبانی عرض کیا: آپ پر
حکم الہی آیا اور آپ نے ان کی عرض کو قبول کر لیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا
اے انس جاؤ ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر اور ایک جماعت انصار رضی اللہ
عنہم اجمعین کو بلا لاؤ۔ یہ سب لوگ حاضر ہو گئے اور آپ نے خطبہ پڑھ کر
نکاح کر دیا اور چار سو مثقال چاندی مہر مقرر ہوا۔ پھر آپ نے ایک طباق
میں خرمالے کر حاضرین کو پہنچا دیئے۔ پھر حضور نے حضرت اُمّ ایمن کے
بمراہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر
بھیج دیا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے
اور حضرت فاطمہ سے پانی منگایا وہ ایک کڑی کے پیلے میں پانی لائیں
حضور نے اپنی کٹی اس میں ڈال دی اور حضرت فاطمہ سے فرمایا ادھر منہ
کرو اور اس کے سینہ مبارک اور سر مبارک پر تھوڑا پانی چھڑکا اور دعا
کی الہی ان دونوں کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ دیتا ہوں۔

پھر فرمایا ادھر پیٹھ کر دو اور آپ نے ان کے شانوں کے درمیان پانی چھڑکا اور پھر وہی دعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانی منگایا اور یہی عمل ان کے ساتھ بھی کیا مگر پیٹھ کی طرف پانی نہیں چھڑکا۔ پھر فرمایا بسم اللہ برکت کے ساتھ اپنے گھر میں رہو اور ایک روایت میں ہے کہ نکاح کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عشاء حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور برتن میں پانی لے کر اپنا لعاب مبارک ڈالا اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آگے پیچھے پینے کا حکم فرمایا اور کہا کہ اس سے دھو کر دو۔ پھر دونوں کے لئے طہارت اور آپس میں محبت سے رہنے کی اور اولاد میں برکت ہونے کی اور خوش نصیبی کی دعادی اور فرمایا جاؤ آرام کرو۔ دو نہالی میں اسی کی چال بھری تھی اور چار گدے۔ دو بازو بند چاندی کے، ایک کھلی، ایک نکمہ، ایک پیالہ، ایک پگھلی اور ایک پانی کا مشکیزہ اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ بھی آیا ہے ان کو یہ جہیز میں عطا کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے کام کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ باہر کا کام حضرت علیؑ کے ذمہ اور گھر کا کام حضرت فاطمہؑ کے ذمہ کیا۔ پھر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ نے دلیر کیا جس میں یہ سامان تھا چند صاع جو کی کمی ہوئی روٹی اور کچھ کھجوریں، کچھ مالیدہ بخادہ کھلا دیا۔ (تاریخ خمیس ج ۱ ص ۱۳۶۲)

نیچے دو جہان کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی جو تمام عورتوں کی جنت میں سردار ہوں گی، شادی ہو گئی۔ کیا ہی سیدھا سادہ سنت کا طریقہ ہے۔

اس سے چند فوائد حاصل ہوئے

اس سے معلوم ہوا کہ منگنی کے یہ تمام بکھیرے جن کا آج کل رواج ہو رہا ہے لغو اور سنت کے خلاف ہیں زبانی پیغام خود یا کسی کے ذریعہ پہنچانا اور زبانی جواب ملنا کافی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس عمر کو پہنچنے کے بعد بلا وجہ توقف کرنا اچھا نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولہا دلہن کی عمر میں جوڑ کا لحاظ رکھنا بھی مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ دولہا عمر میں کچھ زیادہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کی مجلس میں اپنے خاص لوگوں کو بلوانے میں کوئی معائنہ نہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ نکاح کا سب کو علم ہو جائے مگر اس جمع کرنے میں کوئی اہتمام نہ ہو بلکہ وقت پر بلا تکلف قریب نزدیک کے دو چار آدمی جو جائیں کافی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ باپ چھپ کر بیٹھ جاتا ہے نکاح کی اجازت دیتے ہوئے شرماتا ہے یہ اچھا نہیں بلکہ عالم ہو تو خود نکاح پڑھنا بہتر ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لمبا چوڑا مہر باندھنا بھی خلاف شریعت ہے لمں مہر فاطمی باعث برکت ہے اگر دست نہ ہو تو اس سے بھی کم باندھ لے اور دیکھ رہے ہو کہ آنحضرتؐ دو جہان کے سردار کی بیٹی کی اودامی کیسے ہوئی نہ دھوم نہ دھام نہ سواری نہ کنبہ برداری کا کھانا کتنا سادہ سادہ کم خرچ سنت طریقیہ تعلیم دے گئے ہیں۔ ہم کو لازم ہے کہ اپنے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور اپنی عزت کو حضورؐ کی عزت سے بڑھ کر نہ سمجھیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نئی دلہن اتنی شرم کرے کہ ایک طرف کو بیٹھ جائے اور نماز بھی نہ پڑھے کام کے ماتحت نہ لگائے۔

یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے اور مناسب ہے کہ نکاح کے بعد گھر داماد کے قریب ہو تو پانی پھرنے کا مسنون عمل اختیار کیا جائے اور جب نکاح ہو گیا تو اب خاوند سے پردہ کھول دینا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جہیز میں تین باتوں کا خیال رکھو۔

- ① گنجائش سے زیادہ اکٹھا کرنے کی فکر نہ کرو۔
- ② جن چیزوں کی ان کو ضرورت ہوگی وہ دینا چاہیے۔
- ③ اعلان و اظہار نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ احسان و سلوک ہے اس میں دکھلانے کی کیا بات ہے اور عورتوں کو گھر کے کاروبار سنبھال لینا چاہیے۔ عار کرنا اور ناک منہ پڑھانا باعث فساد ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ لڑکی کا ولیمہ نہیں ہوتا نہ نکاح کی دعوت ہوتی ہے بلکہ لڑکے والے ولیمہ دعوت کریں یہ مسنون ہے بلکہ بلا تکلف بلا تفاخر اختصار کے ساتھ جو میسر ہو اپنے خاں و گوں کو کھلا دیں بس یہی ولیمہ ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ازواجِ مطہرات کا مہر اور نکاح

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر پانچ سو درہم یا اس قیمت کے اونٹ تھے جو ابو طالب نے اپنے ذمہ رکھے تھے۔

(سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۴۲۴)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر کوئی برتن کی چیز تھی جو درہم کی تھی۔ (جمع الفوائد ج ۱ ص ۲۱۹)

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو درہم تھا۔

(سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۲۵۱)

اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو دینار تھا جو حبشہ کے بادشاہ نے اپنے ذمہ رکھے تھے۔ (زاد المعاد ج ۱ ص ۲۷۷)
اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو درہم تھا۔

(ابن ہشام ج ۲ ص ۲۲۲)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا تو اس میں جو کا کھانا تھا۔ (فتح الباری ج ۱ ص ۲۰۷)
اور حضرت زینب بنت جحش کے ولیمہ میں ایک بکری ذبح ہوئی تھی اور لوگوں کو گوشت روٹی کھلایا گیا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۷۸)

اور حضرت صفیہ کی دفعہ صحابہ کرام کے پاس خیر سے واپسی پر راستے میں سفر ہی میں جو کچھ موجود تھا سب جمع کر لیا گیا اور اکٹھے ہو کر کھالیا یہی ولیمہ تھا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۷۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ وہ خود فرماتی ہیں نہ اونٹ ذبح ہوا نہ بکری بلکہ سعد بن عبادہ کے گھر سے ایک پیالہ دودھ آیا تھا۔ بس وہی ولیمہ تھا۔ (خمیس ج ۱ ص ۳۵۸)

معلوم ہوا کہ ہر وقت جو میسر ہوا حبابہ و اقرباء کو شکرانے میں کھانا کھلا دیا جائے نہ قرض لینے کی حاجت نہ مخزیہ دعوت کرنے کی حاجت آسانی کے ساتھ جو ہو جائے یہی ولیمہ مسنونہ ہے۔

اور مہر زیادہ مقرر کرنے کی رسم بھی خلاف سنت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے خبردار مہر زیادہ مت مقرر کرو اس لئے

کہ اگر یہ کوئی عزت کی چیز ہوتی دنیا میں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو تمہارے پیغمبر اس کے زیادہ مستحق تھے مجھ کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو تو بارہ اوقیہ سے زیادہ اور بعض روایات میں ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۷۰)

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو بارہ اوقیہ ۸۰ درہم ہوتے اور نصف اوقیہ بیس درہم ہوتے تو ساڑھے بارہ اوقیہ ۵۰ درہم ہوتے ہیں اور ۱۰ درہم سات مثقال چاندی ہوتے ہیں تو ۵۰ درہم ۳۵ مثقال چاندی ہوتے اور ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے تو ۲۵ مثقال ۱۵۰ ماشہ چاندی ہوتے جس کے ۳۱ تولہ ۲ ماشہ چاندی ہوتی ہے اس وقت کے لحاظ سے اتنی چاندی کی قیمت لگالیں ۱۰ اس سے زیادہ مہر گوجائز ہے مگر خلاف سنت اور مکروہ ہے مستحب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سامہر ٹھہرایتے بلکہ ہر شخص کی حیثیت دیکھ کر اس کے موافق مقرر کریں اور تفاخر سے زیادہ مقرر کرنا گوجائز ہے مگر گناہ ہوتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

حضرت عرواض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہم کو ایسی نصیحت فرمائی جس نے اثر بھی کیا اور جس سے بہت رقت طاری ہوئی اور کثرت سے آنسو جاری ہوئے اور دلوں پر خوف طاری ہوا پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ

نصیحت تو ایسی ہے جیسے کوئی رخصت ہونے والا نصیحت کرتا ہے اس
 وجہ سے ان صاحب نے عرض کیا کہ ہم کو اور کچھ وصیت فرمائیے (جو
 آپ کے بعد ہمیں دونوں جہان میں کام آوے پھر آپ کے چلے جانے
 کے بعد کون ایسی باتیں بتلائے گا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا
 ہوں اور حکم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا (جو تمام نیکیوں اور
 فلاح داریں کی جڑ ہے) اور جو خلفاء تم پر حاکم ہوں ان کی بات سنا اور
 ان کی اطاعت کرنا جب تک وہ شریعت کے مطابق حکم کریں اگرچہ وہ
 حاکم حبشی غلام ہی ہو اور ان امور کے اہتمام کرنے کی اس لئے وصیت
 کرتا ہوں کہ جو شخص میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا وہ بہت سے
 اختلافات دیکھے گا (نئی نئی باتیں دین میں نکال لیا دیں گی اور فتنے
 برپا ہوں گے اس وقت اتحاد کی ضرورت ہوگی جس کی بنیاد خوب خدا
 اور اپنے حاکم مسلم کی اطاعت ہے آگے تقویٰ کا طریقہ بتلایا) اپنے اوپر
 لازم کر لینا میری سنت اور طریقہ کو اور خلفائے راشدین کے طریقوں کو
 ان کی تابعداری کرنا اور خوب مضبوطی سے عمل کرنا اور دین میں نئی باتوں سے
 بچے رہنا اس لئے کہ دین میں ہر نئی بات جاری کرنا بدعت ہے اور
 ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت و وفات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور نام مبارک محمد (صلی اللہ
 علیہ وسلم) ہے۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب ان
 کے والد کا نام ہاشم ان کے والد کا نام عبدمناف اور والدہ ماجدہ کا نام

آمنہ اور ان کے والد کا نام وہب ان کے والد کا نام عبد مناف ان کے والد کا نام زہرہ ہے۔ یہ عبد مناف دوسرے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل یعنی جس سال ابراہیم حبشہ کا بادشاہ ہاتھیوں کا شکر لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے کے ارادے سے آیا اور ناکا گیا ہوا اس سال ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اول آپ کی والدہ نے اور حضرت ثوبیر نے پھر دانیٰ حلیمہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ جب آپ حمل میں تھے تو آپ کے والد ماجد کا سایہ دنیا سے اٹھ گیا۔ جب آپ پانچ برس دودن کے ہوئے تو بی بی حلیمہ سعدیہ نے آپ کو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا۔ آپ کی والدہ جو مدینہ منورہ کے قبیلہ بنی نجار کے قبیلے سے تھیں نہ خیال میں ایک ماہ رکر واپس مکہ آرہی تھیں اس وقت آپ کی عمر چھ سال کی تھی راستے میں ابوا کے مقام پر والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں۔ اتم ایمین بھی ساتھ تھیں وہ آپ کو لے کر مکہ آگئیں اور آپ کو آپ کے دادا نے پرورش کرنا شروع کیا جب آٹھ سال کے ہوئے تو دادا کا بھی انتقال ہو گیا تو آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کی پرورش کی۔ آپ کے چچا آپ کو ملک شام کی طرف تجارت کے سفر میں لے جا رہے تھے راستے میں بحیرہ راسب نے جو عیسائیوں کا درویش تھا آپ کو دیکھ کر علامات سے پہچان گیا اور آپ کے چچا کو تاکید کی کہ ان کی حفاظت کر دیے نہی آخر الزمان میں بلکہ آپ کو مکہ واپس کرادیا۔ پھر ایک مرتبہ حضرت خدیجہ کا مالی تجارت لے کر آپ شام کو اپنے تورنے میں نسطوراراہب نے آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی۔ وہاں سے واپسی پر آپ کی حضرت خدیجہ سے شادی ہو گئی۔ اس وقت آپ کی عمر

۲۵ سال تھی اور حضرت خدیجہ ۴۰ سال کی تھیں۔ پھر چالیس سال کی عمر میں آپ کو نبوت ملی اور بادون یا تربین سال کی عمر ہوئی تو آپ کو معراج ہوئی نبوت کے بعد تیرہ سال آپ مکہ معظمہ میں رہے جب کفار مکہ نے بہت دق کیا تو اللہ کے حکم سے مدینہ طیبہ چلے گئے۔ مدینہ طیبہ میں آئے ہوئے دوسرا برس تھا کہ بدر کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوئی رہیں یہ سب چھوٹی لڑائیاں ملا کر ۲۵ ہوتی ہیں اور مشہور یہ ہے کہ آپ کا نکاح گیارہ بیویوں سے ہوا۔ دو آپ کے سلسلے ہی انتقال کر گئیں ایک حضرت خدیجہ دوسری حضرت زینب جو خزیمہ کی بیٹی تھیں نو کو چھوڑ کر آپ نے وفات پائی یعنی حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ، حضرت زینب بنت جحش، حضرت ام حبیبہ، حضرت بویڑہ، حضرت رقیہ، حضرت صفیہ۔

آپ کی اولاد چار لڑکیاں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور سب سے چھوٹی حضرت فاطمہ تھیں اور یہ سب حضرت خدیجہ سے تھیں۔ تین یا چار یا پانچ لڑکے تھے۔ حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، حضرت طیب، حضرت طاہر یہ حضرت خدیجہ سے ہیں۔ ایک حضرت ابوالہیثم یہ مار قبیلہ سے ہیں جو آپ کی باندی تھیں ان سب لڑکوں کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا تھا۔ حضرت عبداللہ جن کا نام بعضوں نے طیب بعضوں نے طاہر بھی کہا ہے نبوت کے بعد پیدا ہوئے باقی سب لڑکے نبوت سے پہلے پیدا ہوئے تھے اور نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں دس سال رہے۔ صفر کے مہینے کے دو دن باقی تھے بدھ کا دن تھا کہ آپ بیمار ہوئے

اور ۱۲ ربیع الاول پیر کے روز چاشت کے وقت تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پا کر منگل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کئے گئے اور بعضوں نے کہا کہ منگل — گذر کر بدھ کی رات آگئی تھی اور یہ دیر اس وجہ سے ہوئی کہ صحابہ کرام غم و صدمہ کی وجہ سے بہت پریشان تھے کسی کو ہوش ہی نہ تھا خلیفہ کا مقرر کرنا ضروری تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہؓ کے حجرے میں وصال فرما کر وہیں مدفون ہیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رُوحِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ
افْضِلْ مَا صَلَّيْتَ عَلَى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ صَلَاةَ
دَائِمَةٍ بَدْوَامِكَ صَلَاةَ تَبْلُغُنَا بِهَا عَمِيمَ
فَضْلِكَ وَكَرَامَةَ رِضْوَانِكَ وَوَصْلَكَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمَا مَنَعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِ اُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّيْتَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ اُمَّةَ
مُحَمَّدٍ صَلَّيْتَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .



جمعہ کے آداب اور سنتیں

- ① جمعرات ہی سے جمعہ کا اہتمام شروع کر دے مثلاً کپڑے صاف کرے، خوشبو ہو تو خوشبو لگا کر رکھے، خط بنوائے، زیر ناف کے بال صاف کرے اور جمعرات کو عصر کے بعد استغفار بھی زیادہ کرے۔ (احیاء العلوم)
- ② جمعہ کے دن غسل کرے، سر پر بال ہوں تو ان کو اور بدن کو خوب صاف کرے، مسواک کرے جو پاس ہوں عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنے، ہو سکے تو خوشبو لگائے، ناخن وغیرہ کتروائے۔ (احیاء العلوم)
- ③ جامع مسجد میں بہت جلدی چلا جائے جتنا جلدی جائے گا اتنا ہی زیادہ ثواب پائے گا۔ (بخاری و مسلم)
- ④ نماز جمعہ کے لئے پا پیادہ جائے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)
- ⑤ فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں امام الم سجدہ، دوسری رکعت میں ھَلَنْ اُتَمِّکَ حَدِیثُ الْغَاشِیَةِ کی سورت پڑھے کبھی ترک بھی کر دے۔ (صحاح)
- ⑥ جمعہ کی نماز میں امام پہلی رکعت میں سورہ جمعہ، دوسری رکعت میں سورہ منافقون یا پہلی رکعت میں سج اسم رکبک الا علی، دوسری رکعت میں ھَلَنْ اُتَمِّکَ حَدِیثُ الْغَاشِیَةِ پڑھے۔
- ⑦ جمعہ کی نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی سورہ کہف پڑھے تو اس

کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ تک جتنے گناہ اس سے ہوئے ہیں سب معاف ہو جائیں گے۔ (سفر السعادت) مراد گناہ صغیرہ ہیں۔

⑧ جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا۔ نماز جمعہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف یہ تھی جب سب لوگ جمع ہو جاتے اس وقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے جب اذان ختم ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور منا خطبہ شروع فرما دیتے جب منبر بنا تھا کسی کمان یا لامٹی سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے اور کبھی کبھی اس ٹکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے بکیر لگا لیتے تھے منبر بن جانے کے بعد پھر کسی لامٹی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں۔ دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اس وقت کچھ کام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپ کو فراغت ہوتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرما دیتے خطبہ پڑھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی ایسے دشمن سے جو عنقریب آنے والا ہو اس کی لوگوں کو خبر دے رہا ہو اکثر خطبے میں یہ فرماتے: میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں بیچ کی اور شہادت کی انگلی ملا دیتے تھے۔ ایک صحابی کہتے ہیں اکثر خطبے میں سورہ ق پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ میں

نے سورہ ق حضرت سے سن کر اسی یاد کی ہے اور کبھی سورہ العصر
اور کبھی لَا يَسْتَوِي الْأَنْبَاءُ الْأَمْمَارُ وَالْأَمْمَارُ الْجَنَّةِ (حشر) آخر
تک کہیں دَنَاؤَ آيَا مَالِكٍ لِيَقْضِيَ عَلَيْهِ سَائِلَتُهُ (زخرف)
تک . (مخرج ۲ ص ۱۴۷)

سُنَّت : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے قبل چار سُنَّت پڑھا
کرتے تھے جو ایک سلام سے ہوتی تھیں . (ابن ماجہ)
سُنَّت : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر جا کر دو رکعت
پڑھا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا
جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھا کرو . (ابن ماجہ)
ابن عمرؓ چھ رکعت پڑھا کرتے تھے بہتر یہی ہے کہ دونوں
پر عمل ہو جائے یعنی جمعہ کے بعد پہلے چار رکعت سُنَّت
پھر دو رکعت سُنَّت پڑھ لیا کریں . (طحاوی)
سُنَّت : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحْ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھا کرتے
تھے . (ابن ماجہ)

سُنَّت : حضرت ابی بلعائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے لوگوں نے صف
باندھ لیا . آپ نے تکبیر کہہ کر نماز پڑھائی . قرأت شروع کی
اور لمبی قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا . پھر

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ رَجْعٌ لِّقَوْمٍ يَعْنِي جَعَدَهُ رَبُّنَا لَكَ نَحْمَدُ
 کہ پھر کھڑے ہوئے اور میں قرأت کی مگر پہلی دفعہ سے کچھ کم
 حتیٰ پھر عمیر کو در رکوع کیا مبارک کو ع کیا مگر پہلی بار سے کم
 حتیٰ پھر سمیع نے یعنی جَعَدَ رَبُّنَا لَكَ نَحْمَدُ کہا پھر
 اور رکعت پوری کی۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھی (اس
 وقت آپ نے چار رکوع کئے اور چار سجدے کئے اور نماز
 سے فراغت سے قبل ہی آخرب صاف ہو گیا تھا پھر آپ
 نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جیسا
 کہ وہ لائق حمد ہے۔ پھر فرمایا یہ آفتاب و ماہتاب اللہ کی
 نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ
 سے گرجی میں نہیں آتے ہیں جب تم یہ دیکھا کرو تو نماز کی
 طرف دوڑا کرو۔ (ابن ماجہ)

نقۃ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلب باران کی نماز کے لئے عید گاہ
 میں تشریف لے گئے دو رکعت نماز پڑھائی اور قبلہ رو ہو کر
 چادر مبارک کو پٹا دیا۔ ایک روایت میں ہے اذان
 عمیر نے پڑھی۔ پھر خطبہ پڑھا خطبہ کے دوران آپ نے چادر
 بوجھ کر قبلہ رو ہو کر پڑھا تھا کہ دعا کی۔ (ابن ماجہ)
 نقۃ: عیدین کی نماز میں بھی اذان و اقامت نہیں ہوتی اور خطبہ
 سے پہلے عید کی نماز ہوا کی۔ (ابن ماجہ)

نقۃ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی پہلی رکعت میں سبح اسمہ
 رَبِّكَ الْأَعْلٰی دوسری رکعت میں هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَافِيَةِ

پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)
 سُنت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے خطبے کے درمیان بار بار تکبیر
 کہتے تھے۔ (ابن ماجہ)
 سُنت: عید کی نماز سے قبل کوئی نفل نہیں پڑھتے تھے ہاں نماز کے بعد
 گھر آ کر دو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)
 سُنت: نماز عید کے لئے آپ پیدل جاتے پیدل ہی آتے۔ (ابن ماجہ)
 سُنت: ایک راستے سے جاتے تو دوسرے راستے سے واپس
 تشریف لاتے۔ (ابن ماجہ)

صلوٰۃ استخارہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صلوٰۃ استخارہ کی اسی طرح تعلیم
 دیتے تھے جیسے کہ قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے فرمایا جب تم کو کوئی
 کام فکر اور سوچ میں ڈال دے یعنی (کروں یا نہ کروں) تو اسے دو رکعت
 نفل پڑھنی چاہیے نماز کے بعد یہ کلمات کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُ
 بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ
 فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ
 وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ . اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
 هٰذَا الْاَمْرَ اَسْجُدُ اِسْجُدُ اِسْجُدُ اِسْجُدُ
 کَرِّیْ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ
 اَوْ خَیْرًا لِّیْ عَاجِلًا اَمْرِیْ وَ اَجَلًا فَاَقْدِرْ لِّیْ

وَيَسِّرْهُ لِي وَيَبَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ
 (یہاں پر دل کا منشاء ظاہر کرے) اشترأتی فی دینی ومعاشرتی
 وعاقبة امری أو شترأتی عاجل امری واجلیم فأصرفه
 عني وأصرفني عنه وأتدبر لي الخير حيث ما
 كان ثم أرضيني به . (ابن ماجہ)
 اس کے بعد جردل میں خیال آئے وہ پہلو بہتر سمجھے .

صلوة الحاجت

حضرت محمد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم تشریف لائے اور فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف یا اس کی مخلوق
 کی طرف کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور دو رکعت نفل پڑھے پھر
 یہ کلمات کہے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
 وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَدْوٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ
 آثِمٍ أَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُدْعَى لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ
 وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ
 بِرِضَائِكَ إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي . پھر دنیا و آخرت کی بات کا
 اللہ تعالیٰ سے سوال کرے جو پہلے اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے .
 (ابن ماجہ)

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلباء و طالبات کیلئے

خصوصی تحفہ

قرآن کریم کی منتخب سورتوں کی عام فہم تفسیر

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تدبیر قرآنی کا شاہکار

- شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اور حکیم الامت حضرت تھانوی صاحب کے دو ترجمے۔
- بیان القرآن کی تفسیر کا خلاصہ آسان زبان میں۔
- معارف و مسائل کے عنوان سے حقائق کی دلنشین تشریح۔
- جدید ذہن کے بے شمار سوالات کے تسلی بخش جواب۔
- دینی معلومات کا گراں قدر ذخیرہ جس کا ہر صفحہ ایمان کو بخپگی و تازگی، علم کو وسعت، نظر کو گہرائی اور دل کو سونے عطا کرتا ہے
- اردو زبان میں اپنے طرز کی واحد عام فہم تفسیر جس کا مطالعہ قرآن کی عظمتوں آشکارے زندگی ہر شعبہ میں نہانی بخشا ہے

سُورَةُ الْبَقَرَةِ	سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ	سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ مَائِدَةِ
سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ تَوْبَةِ	سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ مَائِدَةِ
سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ تَوْبَةِ	سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ مَائِدَةِ
سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ تَوْبَةِ	سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ مَائِدَةِ
سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ تَوْبَةِ	سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ مَائِدَةِ
سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ تَوْبَةِ	سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ مَائِدَةِ
سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ تَوْبَةِ	سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ مَائِدَةِ
سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ تَوْبَةِ	سُورَةُ الْأَنْعَامِ	سُورَةُ مَائِدَةِ

ہر سورت عام کتابی سائز میں ۱۸ × ۲۳ پر ،

عمدہ کاغذ ، آفسٹ کی دلاویز طباعت ، دیدہ زیب سرورق

فون
۳۱۳۵۰۵

ملنے کا پتہ: اذاعۃ المعارف پبلیکیشنز

پوسٹ کوڈ
۷۵۱۸۰